حصۂ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) ان فقروں میں اضافت کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو۔

آبِ زر۔ کفِ دست۔ دلِ من۔ سَرِ روے۔ رگِ پا۔ سُمِ خر۔ دَمِ آب۔

(۲) صفت موصوف کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو۔

شیرِ نر۔ اسپِ چابک۔ خطِ خوب۔ نانِ گرم۔ آبِ خُنک۔ رنگِ شوخ۔ رَختِ کہنہ۔ کلاہِ نو۔

(۳) دیکھو ان جملوں میں موصوف، مفرد اور صفتیں مرکب ہیں۔

گلِ شوخ رنگ۔ آواز دلکش۔ کتاب خوش خط۔ پیرِ خم کمر۔ زنِ خوب رو۔ طفلِ نوخیز۔

(۴) دیکھو یہ خبری جملے ہیں، ان کے واحد اور جمع پر خیال کرو۔

احمد ذہین ست۔ ہمہ خوب اند۔ محمود غبی ست۔ کارد کند ست۔ دلہا خوش اند۔ چاقو تیز ست۔

(۵) ضمیروں کی ترکیب کی خبری حالت پر اور ان کے واحد اور جمع پر خیال کرو۔

اُو ہست۔ آنہا ہستند۔ تو ہستی۔ شما ہستید۔ من ہستم۔ ما ہستیم۔

فردوس طالساں

گل زار: چمن، باغ۔ دبستاں: مکتب، مدرسہ۔ فقرہ: عبارت کا ٹکڑا، جملہ۔ **اضافت:** دو اسموں کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو اضافت کہتے ہیں۔ اور ان دونوں اسموں میں پہلے کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہا جاتا ہے۔ فارسی میں عموماً مضاف پہلے ہوتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں۔ اردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں ہوتا ہے۔ جیسے، آبِ زر، سونے کا پانی۔ زر: سونا۔ کف: ہتھیلی۔ رگ: نس۔ سُم: چوپایے کا کھر۔ خر: گدھا۔ دمِ آب: پانی کا گھونٹ۔ **صفت:** وہ لفظ ہے جس سے کسی کی اچھائی یا برائی یا کیفیت بیان کی جائے۔ **موصوف:** وہ لفظ ہے جس کی اچھائی یا برائی یا کیفیت ظاہر ہو۔ فارسی میں صفت عموماً موصوف کے بعد اور اردو میں موصوف سے پہلے آتی ہے۔ جیسے نانِ گرم، گرم روٹی۔ چابک: چالاک، تیز۔ خوب: اچھا۔ خُنک: ٹھنڈا۔ شوخ: تیز۔ رخت: اسباب، سامان۔ کہنہ: پرانا۔ کلاہ: ٹوپی، تاج۔ نو: نیا۔ **مفرد:** اس لفظ موضوع کو کہتے ہیں جو اکیلا ہو اور اس سے کوئی معنی سمجھ میں آئے جیسے، اسپ، گھوڑا۔ **مرکب:** اس لفظ موضوع کو کہتے ہیں جو دو یا دو سے زائد کلموں سے مل کر بنے۔ جیسے کف دست، کلاہ نو، کتاب خوش خط، احمد ذہین است۔ خوش: اچھا۔ دل کش: دل موہ لینے والا، خوب صورت۔ خوش خط: اچھی تحریر والا۔ خم کمر: ٹیڑھی کمر والا۔ خوب رو: خوب صورت۔ طفل: بچہ۔ نوخیز: نوعمر۔ غبی: کند ذہن، کم عقل۔ کارد: چھری، چاقو۔ کُند: چھری وغیرہ جس کی دھار ختم ہو گئی ہو۔ **ضمیر:** وہ اسم ہے جو متکلم یا حاضر یا ایسے غائب کو بتانے کے لیے وضع کیا گیا ہو جس کا ذکر حقیقۃً یا حکماً پہلے ہو چکا ہو۔ او: وہ۔ آنہا: وہ لوگ۔ تو: تو (تنہا)۔ شما: تم (ایک سے زیادہ)۔ من: میں (تنہا)۔ ما: ہم (ایک سے زیادہ)۔

(۶) ضمیروں کی اضافت کی حالت دیکھو۔

خرِ اُو بود۔ خرِ آنہا بود۔ کتاب تو کجاست؟ خط شما خوب ست۔ خط من بد نیست۔ سگِ ماست۔

(۷) ان کی فاعلی حالت پر غور کرو۔

او می گوید۔ آنہا می روند۔ تو چرا رفتی؟ شما دیدید۔ من دادم۔ ما گرفتیم۔

(۸) مفعول کی حالت دیکھو۔

اُورا۔ آنہارا۔ ترا۔ شمارا۔ مَرا۔ مارا۔

(۹) یہ فعل لازم ہیں، فاعل اور فعلوں کے واحد اور جمع پر خیال کرو۔

احمد آمد۔ ہمہ بودند۔ احمد تو می روی؟ شما کے می روید؟ من می آیم۔ ما نمی آئیم۔

(۱۰) یہ فعل متعدی ہیں، فاعل کے ساتھ ان کے مفعول پر بھی خیال کرو۔

احمد خط نوشت۔ ہمہ سلامش کردند۔ تو درس گرفتی؟ شما کتابم دیدید؟ سگے دیدم۔ بطے دیدیم۔

(۱۱) مختلف فعلوں کی گردانیں مشق کے لیے، ان کے زمانوں پر خیال کرو۔

(۱) اُو مشق می کند۔ آنہا زور می کنند۔ تو چہ می کنی۔

(۲) او بخانہ نمی رود۔ آنہا می روند۔ آنہا شیر می خورَند۔ تو بمدرسہ می روی؟ شما کار می کنید؟ من کار می کنم۔ ما مشق نمی کنیم۔

(۳) او نان نمی خورد۔ ما نشستہ بودیم۔ تو خط نمی نویسی۔ شما آب نمی خورید۔ من درس می گیرم۔ ما قلم نمی دہیم۔ شما بازار نمی روید۔ من بالا می روم۔ ما پائیں نمی رویم۔

(۴) او گفتہ بود۔ آنہا گفتہ بودند۔ تو دیدہ بودی۔ شما خواندہ بودید۔ من نہ گرفتہ بودم۔ ما نشستہ بودیم۔

(۵) او طلبیدہ است۔ آنہا شنیدہ اند؟ تو چیزے شنیدی؟ شما چہ می شنید ید؟ من طلبیدم۔ ما نہ طلبیدیم۔

فردوسِ طالباں

کجا: کہاں۔ بد: خراب۔ سگ: کتا۔ چرا: کیوں۔ فاعل: وہ اسم ہے جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ مفعول: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ اورا: اس کو۔ آنہارا: ان کو۔ ترا: تجھ کو۔ شمارا: تم کو۔ مَرا: (بفتح میم) مجھ کو۔ مارا: ہم کو۔ فعل لازم: وہ فعل ہے جس کا معنی فاعل سے مل کر پورا ہو جائے اور مفعول کی ضرورت نہ ہو۔ ہمہ: سارا، سب، تمام۔ کے: کب۔ فعل متعدی: وہ فعل ہے جس کا معنی فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے۔ ہمہ سلامش کردند: سب نے اس کو سلام کیا۔ درس: سبق۔ کتابم: میری کتاب۔ بطے: ایک بطخ۔ زور کردن: طاقت آزمانا، کوشش کرنا۔ خانہ: گھر۔ نمی رود: نہیں جاتا ہے (مصدر رفتن)۔ شیر: (بیائے معروف) دودھ۔ خوردن: کھانا، پینا۔ کار: کام۔ نان: روٹی۔ نمی دہیم: ہم نہیں دیتے ہیں (مصدر دادن)۔ بالا: اوپر۔ پائیں: نیچے۔ طلبیدن: بلانا۔

(۶) او راہ رفتن نمی تواند۔ آنہا کے رفتن می توانند؟ تو حالا نوشتن می توانی؟ شما خواندن می توانید؟ من ہنوز گفتن نمی توانم۔ ما نشستن نمی توانیم۔ آں شکستہ بود۔

مشق کے لیے صیغۂ امر کے مختلف جملے:

(۱) آب بیار۔ زود بیار۔ خم شو۔ پیش بیار۔ پس تر بنشیں۔ کتاب واکن۔ ورق بگرداں۔ ایں را بخواں۔ ہجا کن۔ باز بخواں۔ از سر بخواں۔ بلند بخواں۔ حفظ کن۔ گوش کن۔ از یادت نہ رود۔ بس کن، بس کن۔

(۲) محکم بگیر۔ زود بنویس۔ زود باش۔ زود برو۔ زود بیار۔ بگزار کہ برود۔ مگزار کہ پرد۔ دستِ چپ برگرد۔ پس پس بیا۔ پیش پیش برو۔ دست راست ببیں و بنویس۔ پائے چپ بردار۔ آہستہ برو۔

(۳) پیش شو پیش۔ صبر کن۔ آرام بگیر۔ دروں بیا۔ از خانہ برآ۔ قدرے آب بگیر۔ باز گو۔ ہوش دار۔ ساعتے پس برو۔ ایں را بنویس۔ درست بنشیں۔ سر مشق پیش گیر۔ زود بنویس۔

چھوٹے چھوٹے جملے مشق کے لیے:

(۱) اجازت است؟ بیروں روم۔ آب بخورم۔ می روم و می آیم۔ او سیب می خورد۔ خط می نویسد۔ احمد کجا می روی؟ باش باش کہ می رسم۔ ساعتے آرام بگیر۔ احمد می رود، تو ہم برو۔

فردوس طالباں

او راہ رفتن نمی تواند: وہ راستہ نہیں چل سکتا ہے۔ حالا: اب، اسی وقت۔ نوشتن: لکھنا۔ ہنوز (بفتح اول): ابھی تک۔ نشستن: (بکسر نون و بفتح شین) بیٹھنا۔ شکستہ بود: ٹوٹا ہوا تھا۔ بیار: تو لا (مصدر آوردن)۔ زود: جلدی۔ خم شدن: جھک جانا۔ پیش: سامنے، آگے۔ پس تر: تھوڑا پیچھے۔ وا کردن: کھولنا۔ گردانیدن: پلٹنا۔ ہجا کردن: حروف کو اعراب سے ظاہر کرنا۔ باز بخواں: دوبارہ پڑھ۔ از سر بخواں: شروع سے پڑھ۔ حفظ کردن: زبانی یاد کرنا۔ گوش کردن: سننا۔ از یادت نہ رود: تیری یاد سے نکل نہ جائے، تو نہ بھولے۔ محکم: مضبوط۔ بگیر: تو پکڑ (مصدر گرفتن)۔ بنویس: تو لکھ۔ بگزار کہ برود: تو اس کو جانے دے۔ مگزار کہ پرد: تو اس کو مت اڑنے دے۔ دستِ چپ برگرد: بایاں ہاتھ پھیر۔ دست راست: داہنا ہاتھ۔ ببیں: تو دیکھ (مصدر دیدن)۔ پائے چپ: بایاں پیر۔ بردار: تو اٹھا (مصدر برداشتن)۔ آرام بگیر: آرام کر۔ دروں: (بفتح دال) اندر۔ برآ: باہر نکل۔ قدرے: ذرا، تھوڑا، کچھ۔ باز گو: دوبارہ کہہ۔ ہوش دار: ہوشیار رہ۔ ساعتے پس: تھوڑی دیر بعد، ایک گھنٹہ بعد۔ سر مشق: خوش خطی کا نمونہ، وہ کاپی جس کو دیکھ کر خوش خطی کی مشق کی جاتی ہے۔ بیروں: (بکسر با و یائے مجہول) باہر۔ باش باش: ٹھہر ٹھہر، رک رک۔ ہم: بھی۔

(۲) قلمت چہ شد؟ در قلمدان باشد۔ او حفظ می خواند۔ تو دیدہ می خوانی۔ ایں ہَماں ست۔ آں مال شماست۔ ایں مال ماست۔ ہمہ آں جا ہستند۔ شب ایں جا بودند۔ ہَماں وقت رفتند یکے نماند۔

(۳) ہیچ کس نرفتہ۔ او کیست؟ چہ کارہ ست؟ ہمیں ست۔ خیر! دیگرست۔ نہ این ست نہ آن ست۔ فردا می روم، چہ حکم ست؟ ایں را می گیرم عیب کہ ندارد؟ بگیر عیبے نیست۔ ہمہ اش تراست۔

(۴) خیلے بلندست۔ احمد کجا ماندہ؟ پس پس می آید۔ بکسے حرف می زند۔ گاہ گاہ می روم۔ چنین ست یا چناں۔ بما بدہید۔ دیگر ندارم۔ بخدا کہ ندارم۔ خیر! من ہم نمی خواہم۔ بکار ندارم۔ ایں چہ می خواند؟

(۵) ایں جا کہ می ماند؟ او احمق ست۔ عجب احمقے ست! سخت بے عقل ست۔ عجب بے کمالیست! بالا بود، بزمیں افتاد۔ سرش بسنگ خورد۔ استخوانش ریزہ ریزہ شد۔ ایں سیاہ است یا کبود؟ ایں گلنارست یا نارنجی؟

ضمیریں اور ان کی مختلف ترکیبیں مشق کے لیے:

(۱) پیش او ہست۔ او دارد۔ او سگے دارد۔ پیش شاں ہست۔ آنہا دارند۔ آنہا گربہ دارند۔ پیشت ہست۔ اسپ داری۔ پیشت اسپ ہست۔ پیش شما ہست۔ پیش شما خروسے ہست۔ شما سگ دارید۔ پیش من ست۔ کارد او پیش من ست۔ بندہ کارد دارم۔ پیش ما ہست۔ پیش ما شتر ست۔ ما داریم۔ ما شتر داریم۔

(۲) خروس من پیش تست؟ پیش من نیست۔ پیش بندہ نیست۔ یابوے من پیش شما است؟ پیش ما نیست۔ ما نداریم۔ خر من پیش اوست۔ خر من پیش او نیست۔ او ندارد۔ قمچی شما پیش من ست۔

فردوسِ طالباں

قلمت: تیرا قلم۔ قلم دان: قلم و دوات رکھنے کا چھوٹا بکس۔ حفظ خواندن: زبانی پڑھنا۔ دیدہ: دیکھ کر۔ ہماں: (بفتح اول صحیح اور بضم اول غلط ہے؛ کیوں کہ یہ دراصل ہم آں تھا) وہی۔ آں جا: اس جگہ، وہاں۔ ہماں وقت: اسی وقت۔ ہیچ: کوئی۔ کس: شخص، آدمی۔ او کیست؟: وہ کون ہے؟۔ چہ کارہ است؟: کس کام کا ہے؟۔ ہمیں: یہی۔ خیر! دیگر است: نہیں! دوسرا ہے۔ فردا: آنے والا کل۔ چہ: کیا۔ ہمہ اش تراست: سب تیرا ہے۔ خیلے: بہت زیادہ۔ کجا ماندہ: کہاں رہ گیا۔ پس: پیچھے، بعد۔ حرف می زند: بات کر رہا ہے۔ گاہ گاہ: کبھی کبھی۔ چنیں: ایسا۔ چناں: ویسا۔ بخدا: خدا کی قسم۔ بکار نہ دارم: میں کوئی ضرورت نہیں رکھتا ہوں، مجھے کوئی کام نہیں۔ کہ: کون، کس۔ احمق: بے وقوف۔ عجب: (کلمۂ تعجب) عجیب، بڑا۔ سرش بسنگ خورد: اس کا سر پتھر سے لگا۔ استخواں: ہڈی۔ ریزہ ریزہ: ٹکڑے ٹکڑے۔ سیاہ: کالا۔ کبودی: نیلا۔ گلنار: گلِ انار کا مخفف، گلنار کا پھول، (انار کی قسم کا ایک درخت جس کے پھول بہت سرخ ہوتے ہیں اور اس میں پھل نہیں آتا۔)، سرخ۔ نارنجی: نارنگی کے رنگ کا۔ پیش او: اس کے پاس۔ او دارد: وہ رکھتا ہے، اس کے پاس ہے۔ خُروس: (بضم خا) مُرغا۔ بندہ کارد دارم: میرے پاس چھری ہے۔ شُتُر: اونٹ۔ یابو: ٹٹو، چھوٹا گھوڑا۔ قمچی: (بفتح قاف) کوڑا، چابک۔

پیش او نیست۔ او ندارد۔ کلاہ شما پیش آنہاست؟ خیر! پیش آنہا نیست۔ آنہا ندارند۔

(۳) کلاہت پیش شاں ہست۔ خیر! پیش شاں نیست۔ پیش آنہاں نیست۔ کتابت پیش ماست۔ خیر! پیش شما نباشد۔ پیش آنہا باشد۔ قلم ما پیش شان ست۔ پیش آنہا نیست۔ پیش خودت باشد۔ چاقوے شاں پیش تو نیست؟ پیش ما گے دیدید؟ پنسل آنہا پیش ماست۔ پیش شما کجا باشد؟ پیش شاں خود باشد۔

(۴) پیش من بود۔ من داشتم۔ بندہ داشتم۔ پیشت بود۔ تو داشتی۔ پیشش بود۔ او داشت۔ پیش ما بود۔ ما داشتیم۔ پیش شما بود۔ شما داشتید۔ پیش شاں بود۔ آنہا داشتند۔

(۵) من نداشتم۔ بندہ نداشتم۔ تو نداشتی۔ ما نداشتیم۔ شما نداشتید۔ آنہا نداشتند۔ او نداشت۔

(۶) پیش من نبود۔ پیشت نبود۔ پیشش نبود۔ پیش ما نبود۔ پیش شما نبود۔ پیش شاں نبود۔

دیکھو ہر قسم کی چیز کے لیے اور آدمی کے لیے اور وقت کے لیے کن کن لفظوں سے پوچھتے ہیں:

(۱) ایں کیست؟ کدام کس ست؟ چہ کارہ ست؟ بہ بغلت چیست؟ ایں از کیست؟ بدست چہ داری؟ چہ قدر ست؟ دواتم پیش کہ بود؟ ایں چہ قدر باشد؟ کہ دادہ است بشما؟ ایں چیست؟

(۲) کدام کس بشما دادہ است؟ سیب از کجا یافتی؟ بہی از کیست؟ کتابم پیش کیست؟ تصویرہا از کجا بہم رسیدند؟ شما کدامش می خواہید؟ کدام یکے بہ احمد بدہم؟ احمد چرا ایں جا نمی آید؟

(۳) اکنوں چگونہ ست؟ کَے می آید؟ خانۂ محمود کجا ست؟ بکدام محلہ می نشیند؟ ساعت چند زدہ؟ چند ساعت روز بر آمدہ؟ شب چہ قدر گذشتہ؟ کتاب بچند گرفتی؟ بنظر شما مال چند ست؟ امروز چندم ماہ ست؟

فردوس طالباں

خیر! پیش آنہا نیست: نہیں! ان کے پاس نہیں ہے۔ پیش خودت باشد: تیرے ہی پاس ہوگا۔ پیشش: اس کے پاس۔ داشتن: رکھنا۔ کدام کس است؟: کون آدمی ہے؟۔ ایں از کیست؟: یہ کس کا ہے؟۔ چہ قدر: کس قدر، کتنا۔ دواتم: میری دوات۔ کدام کس بشما دادہ است؟: کس آدمی نے تم کو دیا ہے؟۔ بہی: (بکسر تین) سیب جیسا ایک پھل۔ بہم رسیدن: مہیا ہونا، ملنا۔ شما کدامش می خواہید؟: تم اس میں سے کون سی چاہتے ہو؟۔ کدام یکے: کون سی ایک۔ اکنوں: اب۔ چہ گونہ: کیسا، کس طرح۔ بکدام محلہ: کس محلے میں۔ ساعت چند زدہ: کتنا بجا، کے بجا۔ چند ساعت روز بر آمدہ: کتنی گھڑی دن نکل آیا، دن نکلے ہوئے کتنی دیر ہوئی۔ شب: رات۔ امروز چندم ماہ است: آج مہینے کی کون سی تاریخ ہے۔

متفرق جملے مشق کے لیے:

(۱) بیائید بنشید۔ سخنے دارم بشما۔ در قفس چیست؟ عجب مرغ خوش الحان ست۔ پوستینے می خواہم۔ از کجا بدست آید؟ تلاش می کنم۔ پیدا می شود۔ تمام روز گشتم دوتا یافتم۔ لباس شما چرک شدہ۔ امروز تبدیل می کنم۔ ہنوز گازر نیاوردہ است۔ پیراہن شما نجس شدہ۔ حالا بہ آب می کشم۔

(۲) ہر صبح بہ ارک طنبور می زنند۔ گاو را دیدید؟ شاخ ندارد۔ ایں سنگ چہ قدر سنگین باشد؟ زنجیر ساعت ببینم۔ چند حلقہ دارد؟ قیمت ایں فیروزہ چہ باشد؟ فقیرے بر در استادہ است۔ بگو ما ہم مہمان ہستیم۔ خانہ، خانۂ ما نیست۔ بگو بدروازہ بنشیند۔

(۳) کار خود را بہ انجام رسانیدی؟ زود بیار زود بیار۔ چابک بیار۔ اگر دیری می کنی کار از دست می رود۔ اگر زودتر نمی کنی کار از تو می گیریم۔ آواز م کہ شنیدند ہمہ ترسیدند۔ بارے سخنم گوش کردند۔ ہمہ شاں باہم دگر آزردگی دارند۔ خدا از دشمنم نگہ داشت۔

(۴) چرا بگریزم؟ باکے نیست۔ من بلند بالا ہستم۔ شما پست قامت ہستید۔ او میانہ قدست۔ ریشش چہ قدر درازست۔ عجب ریش درازے دارد۔ کفش خودم گم کردم۔ نارنج از کجا آوردید؟ بما بدہید۔ ہمیں یک دانہ ست۔ دیگر ندارم۔ بخدا کہ ندارم۔

فردوس طالباں

سخن: بات۔ سخنے دارم بشما: تم سے ایک بات کرنی ہے۔ قفس: پنجرا۔ مرغ: پرند۔ خوش الحان: اچھی آواز والا۔ پوستین: کھال کا کوٹ۔ بدست آمدن: حاصل ہونا۔ پیدا شود: حاصل ہو جاتا ہے، مل جاتا ہے۔ تمام روز: پورا دن، دن بھر۔ گشتم: میں گھوما۔ دوتا: دو عدد۔ لباس: کپڑا۔ چرک: (بکسر اول) میل، میلا۔ امروز: آج۔ گازر: (بضم زا) دھوبی۔ نیاوردہ است: نہیں لایا ہے۔ پیراہن: کرتا، قمیص۔ نجس: (بکسر جیم) ناپاک۔ بہ آب می کشم: دھوڈالتا ہوں۔ ارک: (بفتح اول وسکون ثانی) قلعہ، شاہی محل۔ طنبور: ایک قسم کا باجا۔ طنبور می زنند: طنبور بجاتے ہیں۔ گاؤ: گائے۔ شاخ: سینگ۔ سنگین: بھاری، وزنی، سخت۔ ساعت: گھڑی، گھنٹہ۔ حلقہ: کڑی، گھیرا، لوہے یا لکڑی وغیرہ کا گول کنڈا۔ فیروزہ: سبز رنگ کا ایک قیمتی پتھر۔ استادن: کھڑا ہونا۔ بہ انجام رسانیدن: انجام تک پہنچانا، پورا کرنا۔ چابک: کوڑا۔ کار از دست می رود: کام ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ زودتر: بہت جلدی۔ کار از تو می گیرم: کام تجھ سے لے لوں گا۔ آوازم کہ شنیدند ہمہ ترسیدند: میری آواز سنتے ہی سب ڈر گئے۔ گوش کردن: سننا۔ بارے: ایک بار۔ ہمہ شاں: وہ سب۔ باہم دگر: ایک دوسرے کے ساتھ، آپس میں۔ آزردگی: رنجش، ناراضی۔ نگہ داشتن: حفاظت کرنا۔ گریزم: میں بھاگوں (مصدر گریختن)۔ باک: ڈر۔ بلند بالا: اونچے قد والا، لمبا۔ پست قامت: چھوٹے قد والا، ناٹا۔ میانہ قد: متوسط قد والا، نہ لمبا نہ ناٹا۔ ریش: (بیائے معروف) داڑھی۔ دراز: لمبی۔ کفش: جوتا۔ خودم: میں خود ہی، اپنے آپ۔ گم کردن: کھودینا۔ نارنج: سنترہ۔

(۵) بندہ امروز بہ لشکر رفتہ بودم۔ راہ غلط کردم۔ بسیار سرگرداں شدم۔ شما بخانہ رفتہ بودید۔ ایں شہر از علاقۂ پنجاب است۔ کیست کہ بزمیں افتادہ؟ بے چارہ حمال ست۔ بسیار خستہ شدہ۔ بارش خیلے گراں بود۔ از پشت انداختہ۔ بسایۂ درخت آرام می گیرد۔

(۶) احمد روزنامچہ اش آوردہ بود۔ حساب خود فیصل کردم۔ دہ روپیہ بذمۂ شما ہم نوشتہ۔ ہنوز بست روپیہ بر و دارم۔ بدبدہ آدم ست۔ خیر! من ہم بدبگیر ہستم۔ صبح بزودی می روم۔ سر راہش می گیرم۔ بندہ بایں کارہا غرض ندارم۔

(۷) ملا فرقان خود را خراب کرد۔ بعیش و عشرت افتاد۔ تمام مالش بر باد داد۔ اکنوں غیر از حسرت چارہ چیست! روزے زنجیر خانہ می رود۔ پیش خدمت شما کجاست؟ بازار رفتہ۔ ہمپاے آغا رفتہ۔ پے کارے رفتہ۔ درونِ خانہ ست۔ خانہ را صفامی دہد۔ مگر ایں برادرے دارد۔

(۸) خود شما چنیں کارہا چرا می کنید؟ پیش خدمت ما سلیقہ ندارد۔ برادر شما چہ می کند؟ غذا می خورد می آید۔ چہ می خوانید؟ ہماں کتاب دی روزہ ست۔ برادر شما چہ می خواند؟ ہمیں می خواند۔ ہرچہ او می خواند من می خوانم۔ می روید، اکنوں شمارا کے می بینم؟ فردا۔

(۹) شما چرا می روید؟ چہ طور نہ روم؟ اگر نہ روم او می آید۔ اگر صورت انیست من ہم بروم۔ اگر ایں کارے کردی گوی از میدان ربودی۔ ہرچہ او می کند می کنم۔ آب می بارد۔ بیائید دروں بنشینیم۔ پیش بندہ چرا نمی نشینید؟ ایں جا چرا نمی نشینید؟ پہلویم بنشینید۔

(۱۰) آغا ہرچہ کردید شما کردید۔ من ہم بہمیں فکر ہستم۔ ایں بسیار خوب ست۔ اگر نہ چنیں ست شما بفرمائید۔ خیر ست؟ امروز متفکر بنظر می آئی۔ دِلم ہم غم گین ست، فکر چیست؟ فضل خدا است۔

فردوس طالباں

راہ غلط کردم: میں راستہ بھول گیا، بھٹک گیا۔ بسیار: بہت۔ سرگرداں: پریشان۔ بزمیں افتادہ: زمین پر پڑا ہوا ہے۔ حمال: بوجھ اٹھانے والا، قلی۔ خستہ: تھکا ہوا۔ بار: بوجھ۔ گراں: بھاری۔ پشت: پیٹھ۔ انداختن: پھینکنا۔ روزنامچہ: ہر روز کا حساب لکھنے کا رجسٹر، ڈائری۔ حساب خود فیصل کردم: میں نے اپنا حساب صاف کیا۔ دَہ: دس۔ بست: بیس۔ بدبدہ: نادہندہ، نہ دینے والا۔ خیر: ٹھیک، کوئی بات نہیں۔ بدبگیر: سختی سے وصول کرنے والا۔ سرراہش می گیرم: اس کو راستے میں پکڑ لوں گا۔ غرض: مطلب، ضرورت، تعلق۔ عیش و عشرت: خوشی و خرمی، نفسانی خوشی۔ برباد دادن: ضائع کر دینا۔ غیر از حسرت: افسوس کے سوا۔ چارہ: علاج، تدبیر۔ زنجیر خانہ: قید خانہ۔ پیش خدمت: نوکر، خدمت گار۔ ہم پا: ہمراہ، ساتھ۔ آغا: آقا، مالک۔ پے کارے: ایک کام کے واسطے۔ صفامی دہد: صاف کر رہا ہے۔ مگر: شاید۔ بَرادر: بھائی۔ سلیقہ: شعور، لیاقت، ہنر۔ غذا: خوراک، کھانا۔ دی روزہ: کل والی۔ چہ طور: کس طرح، کیسے۔ گوے از میدان ربودی: تو گیند میدان سے اچک لے جائے گا یعنی سبقت لے جائے گا، کامیاب ہو جائے گا۔ آب می بارد: پانی برس رہا ہے، بارش ہو رہی ہے۔ پہلو: بغل، بازو۔ ہرچہ: جو کچھ۔ متفکر: فکر مند۔

شما ہیچ فکر نہ کنید۔ خاطر جمع باشید۔ بآرام بنشینید۔

دیکھو مختلف وقتوں کے لیے کیا کیا لفظ ہیں اور کیوں کر بولے جاتے ہیں؟

(۱) من اول بشما گفتہ بودم۔ پیش ہم گفتہ بودم۔ او پیش تر بمن گفتہ بود۔ خیر! آخر بچشم خود می بیند۔ امسال خیلے گرانی ست۔ سال گذشتہ ایں حال نبود۔ سال آئندہ ارزانی می شود۔ دی روز اورا دیدم۔ پری روز خودش ایں جا بود۔ پری پری روز خبر ندارم۔ امروز ہلال خواہد برآمد۔

(۲) اکنوں شب ماہ ست۔ فردا دعوت شماست۔ فردا کہ فرصت ندارد۔ فرصتم نیست۔ پس فردا یا پس پس فردا۔ دی شب نیامدید؟ پری شب ہم غائب بودید؟ امشب ہمیں جا باشید۔ خیر! فردا شب می آئیم۔ پاسے از شب گذشتہ بود۔ پارۂ از شب باقی بود۔ نیم شب برآسماں روشنی چہ بود؟ بلے! شہابہ باشد۔

(۳) دو روز تعطیل ست۔ بیائید سیر باغ کنیم۔ ایں قدر فرصتم کو؟ صباح زود بروید۔ پایاں روز پس بیائید۔ شام خانہ می رسم۔ احمد ایں جا کے می آید؟ گاہ گاہ می آید۔ اینک ایں جا بود۔ ساعتے پیش از شما رفتہ۔ صبح وشام می آید۔ ہنوز نیامدہ۔ ساعتے پس بیائید۔

(۴) اکنوں ما می رویم۔ کے رفتن می توانید؟ حالا کے می گزاریم؟ بگزارید کہ بروم۔ باز می آئیم۔ ہرگاہ شما آئید من ہم می آئیم۔ در زمستاں قریب چاشت مدرسہ وامی شود۔ پایاں روز رخصت می شود۔ وقت رخصت ساعت چار ست۔ در تابستان صبح وامی شود کہ ساعت شش باشد۔ نیم روز رخصت می شود کہ ساعت دوازدہ ست۔

فردوس طالباں

ہیچ: کوئی، کچھ۔ خاطر جمع باشید: دل مطمئن رکھو، مطمئن رہو۔ پیش ہم: پہلے بھی۔ پیش تر: بہت پہلے۔ چشم: آنکھ۔ امسال: اس سال۔ گرانی: مہنگائی۔ ارزانی: سستا پن۔ دی روز: کل گذشتہ۔ پری روز: پرسوں۔ پری پری روز: اترسوں۔ ہلال: تیسری رات تک کا نیا چاند۔ برآمدن: نکلنا۔ شب ماہ: چاند رات۔ پس فردا: پرسوں (آنے والا)۔ پس پس فردا: اترسوں (آنے والا)۔ ہمیں جا: اسی جگہ، یہیں۔ دی شب: گذشتہ رات۔ پری شب: پرسوں کی رات (گذری ہوئی)۔ امشب: آج رات۔ فردا شب: آئندہ شب۔ پاس: رات یا دن کا چوتھائی حصہ، پہر۔ پارہ: حصہ۔ نیم شب: آدھی رات۔ بلے: ہاں۔ شہابہ: ٹوٹا ہوا تارہ۔ تعطیل: چھٹی۔ کو: کہاں۔ صباح: صبح۔ پایاں روز: تیسرے پہر۔ پس بیائید: واپس آؤ۔ اینک: ابھی۔ ساعتے پیش: کچھ دیر پہلے، ایک گھنٹہ پہلے۔ ساعتے پس: کچھ دیر بعد، ایک گھنٹہ بعد۔ بگذارید کہ بروم: مجھے جانے دو۔ باز: پھر، دوبارہ۔ ہرگاہ: جس وقت، جب کبھی، جب بھی۔ زمستاں: جاڑا۔ چاشت: ایک پہر دن چڑھے کا وقت۔ وامی شود: کھلتا ہے۔ رخصت: چھٹی۔ ساعت چار: چار بجے۔ تابستاں: گرمی کا موسم، گرمی۔ شش: چھ۔ نیم روز: دوپہر۔ دوازدہ: بارہ۔

مدرسہ اور مکتب کی گفتگو:

(۱) برادر برخیز! آفتاب برآمد۔ برخیز کہ آفتاب بلند شد۔ وقت مکتب قریب ست۔ آب گرم موجود ست۔ آفتابہ بگیر، دست و رویت بشو۔ موہاے خود را شانہ کن۔ ناشتہ ہم حاضر ست۔ ناسپاتی کہ دادہ است بشما؟ نہار نخورید کہ رطوبت می آرد۔ چرا گریہ می کنی؟

(۲) لباس خود بپوش۔ کاہلی مکن۔ لباس تو کثیف شدہ۔ چرا تبدیل نمی کنی؟ بر دامنت داغ گرد ست۔ بسرانگشت پاک کن۔ کتاب تو کجاست؟ جزودان چہ کردی؟ بگیر و بمکتب برو۔ امروز بمدرسہ نمی روی؟ بلے روز آزادیست۔ ساعت دہ نزدہ۔ ہنوز دیر ست۔ بست لمحہ باقی ست۔

(۳) کتاب خود را خراب مکن۔ ببیں دریدہ می رود۔ میان مقوی نگہ دار۔ امروز نسبت بہ ہر روزہ دیر شدہ۔ زود بیائید کہ دیر می شود۔ خیر ہنوز وقت ست۔ عمارتے کہ پیش روے شماست ہمیں مدرسہ ست۔ آغا حسین! افتاں وخیزاں کجا می روی؟ باش باش کہ من ہم می رسم۔

(۴) جناب آغا! بندہ امروز بمکتب آمدم۔ کدام کتاب بخوانم؟ بخانہ پند نامہ می خواندم۔ در قواعد ہنوز چیزے نخواندہ ام۔ الفاظ بہ املا نوشتن می توانی؟ خیر! نو آموزم ہنوز یاد نہ گرفتہ ام۔ از شفقت جناب قریب تر می آموزم۔ طورے کہ فرمایند بہ عمل آرم۔ ایں الفاظ را رواں کن۔ ہمیں را بمشق بنویس کہ املاے تو درست شود۔ بچشم۔

(۵) صبح زود برخیز۔ تا آفتاب برآید از ضروریات فارغ باشی۔ لباس پاکیزہ بپوش۔ بروقت خود را بمدرسہ برساں۔ چوں بمکتب در آئی، آداب جاے را نگہ دار۔ چوں پیش استاد آئی سلام کن۔

فردوس طالباں

برخیز: اٹھ (مصدر برخاستن)۔ مکتب: مدرسہ، اسکول۔ آفتابہ: لوٹا۔ رُو: منہ، چہرہ۔ بشو: دھو (مصدر شستن)۔ شانہ کردن: کنگھی کرنا۔ ناسپاتی: سیب کی قسم کا ایک پھل۔ نہار نخورید: بغیر کچھ کھائے نہ کھاؤ۔ بپوش: پہن۔ کثیف: میلا، گندہ۔ داغ گرد: مٹی کا دھبہ۔ سرانگشت: انگلی کا سرا۔ پاک: صاف۔ جزودان: بستہ جس میں کتاب رکھی جائے۔ روز آزادی: چھٹی کا دن۔ ساعت دہ نزدہ: دس نہیں بجے۔ لمحہ: پل، منٹ، سکنڈ۔ دریدہ می رود: پھٹی جاتی ہے۔ مقوی: جلد، دفتی۔ نگہ دار: حفاظت کر۔ نسبت بہر روزہ: ہر دن کی بنسبت۔ افتاں وخیزاں: گرتے پڑتے۔ املا نوشتن: املا لکھنا۔ خیر! نو آموزم: نہیں! ابھی میں نے سیکھنا شروع کیا ہے۔ شفقت: مہربانی۔ قریب تر: بہت جلد۔ طورے کہ فرمایند بہ عمل آرم: جو طریقہ جناب (آپ) بتائیں میں اس پر عمل کروں گا۔ رواں کن: یاد کر، مشق کر۔ بچشم: بسر و چشم یعنی منظور ہے۔ تا آفتاب برآید از ضروریات فارغ باشی: جب تک سورج نکلے ضروریات سے فارغ ہو جا۔ بروقت: وقت پر۔ چوں: جب۔ در آئی: داخل ہو۔ آداب جاے را نگہ دار: جگہ کے آداب کا خیال رکھ۔

جاے خود را بہ آرام بنشیں۔ پیش و پس، راست و چپ نظر مکن۔ تا نشستہ باشی مؤدب بنشیں۔

(۶) چوں رخصت شوی خانہ برو۔ در راہ بازی مکن۔ خانہ کہ می رسی بزرگاں را سلام کن۔ کتاب سر طاقچہ بگذار۔ دست و روشستہ ہر چہ حاضر باشد قدرے بخور۔ ساعتے بیروں تفرج کن۔ بہ اطفال ہرزہ نگردی۔ پیش از شام خانہ بیا۔ ہر چہ بروز خواندی بازش بخواں۔ خواندن شب بر دل نقش می شود۔ بحرفہاے بد، زباں آشنا مکن۔ مکتب جاے خواندن ست، نہ جاے بیہودہ گفتن۔

(۷) احمد بیا۔ کتاب خود بیار۔ بشنوم چہ خواندی۔ اگر یاد داری چرا نمی خوانی؟ محمود تو بگو۔ اگر می دانی چرا نمی گوئی؟ درست بخواں۔ غلط مکن آغا! در کتاب ہمیں نوشتہ۔ خیر! کاتب غلط کردہ۔ قلم بگیر و درست کن۔ رُوے ورق بگرداں۔ ہر چہ خوانی فہمیدہ بخواں۔ باہستگی بخواں۔ طوطی وار از بر کردن فائدہ ندارد۔ بمطلب نہ رسیدن والفاظ از بر کردن حاصل چیست؟ بخواں! ہنوز رواں نہ شدہ۔

(۸) چہ نام داری آغازادہ! نام پدر شما چہ باشد؟ چہ کار می کنید؟ سوداگری۔ عمر شما چہ قدر باشد؟ چاردہ سالہ۔ بکدام محلہ می نشینید؟ کلاہ بر سر درست بگذار۔ چرا کج گذاشتی؟ بنشیں و راست یاد کن۔ پیش روِیم بنشیں۔ پشت سرم چرا نشستی؟ بیا! بہ پہلوے احمد بنشیں۔ ہاشم را آواز دہ۔ دریں ماہ دو سہ روز غیر حاضر بود۔ آغا حسین ہم ہفت روز نبود۔ تا توانید شما غیر حاضر نباشید۔

(۹) وقت برخاست قریب ست۔ دو ساعت چہاردہ لمحہ باقیست۔ اجازت ہست؟ می روم، آب خوردہ می آیم۔ بر و مشق خود بیار کہ بہ بینم۔ ایں از کیست؟ ایں نسبت باُو بہتر ست۔ ایں سطر بہتر نوشتہ۔ کرسی ایں اندک درست تر نشستہ۔ ایں حرف شما بے قاعدہ ست۔ سرمشق را دیدہ بنویس۔ مرکب خیلے غلیظ ست۔

فردوس طالساں

پیش و پس: آگے پیچھے۔ راست و چپ: دائیں بائیں۔ تا نشستہ باشی: جب تک تو بیٹھا رہے۔ مؤدب: باادب۔ بازی مکن: مت کھیل۔ خانہ کہ می رسی: تو جیسے ہی گھر پہنچے۔ بزرگاں: بڑے لوگ (بزرگ کی جمع)۔ طاقچہ: چھوٹا طاق۔ کتاب سر طاقچہ بگذار: کتاب طاق پر رکھ۔ دست و روشستہ: ہاتھ منہ دھو کر۔ قدرے: تھوڑا۔ ساعتے: تھوڑی دیر۔ تفرُّج: تفریح، سیر، تماشا۔ اطفال: (طفل کی جمع) بچے۔ ہَرزَہ: بے ہودہ، بے کار۔ حرفہاے بد: بری باتیں۔ زباں آشنا مکن: زبان کو آشنا مت کر (یعنی بری باتیں زبان پر مت لا)۔ بیا: تو آ (مصدر آمدن)۔ بگو: تو کہہ (مصدر گفتن)۔ درست بخواں: صحیح پڑھ۔ در کتاب ہمیں نوشتہ: کتاب میں یہی لکھا ہے۔ روے ورق بگرداں: ورق پلٹ۔ فہمیدہ: سمجھ کر۔ طوطی وار: طوطی کی طرح۔ از بر کردن: رٹ لینا۔ بمطلب نہ رسیدن: مطلب نہ سمجھنا۔ چہ نام داری آغازادہ؟: صاحب زادے تیرا کیا نام ہے؟۔ پدر: باپ۔ سوداگری: تجارت۔ چاردہ: چودہ۔ کج: ٹیڑھی۔ راست: درست، صحیح، سیدھا۔ دِہ: دے (امر از دادن)۔ ماہ: مہینہ۔ سہ: تین۔ ہفت: سات۔ تا توانید: جہاں تک تم سے ہو سکے۔ برخاست: چھٹی۔ ایں از کیست؟: یہ کس کی ہے؟۔ کرسی: حروف اور دائروں کی مناسب ترتیب۔ اندک: تھوڑا، کچھ۔ سرمشق: خوش نویس کا لکھا ہوا قطعہ جس کو عرف میں تعلیم کہتے ہیں۔ مُرکّب: روشنائی۔ غلیظ: گاڑھی۔

(۱۰) کاغذ آہار ندارد۔ مرکب را می کشد۔ ببینید! مرکب ما چہ قدر روشن ست۔ دوات شما آبگی ست۔ ہمیں صفحہ را کہ خواندۂ نقل بردار۔ ایں طفل را چرا شلاق می کنند؟ البتہ خطائے سرزدہ باشد۔ درس خودش رواں نہ کردہ باشد۔ ازہمین ست کہ زیر چوبش می کشند۔ احمد! کجا؟ بگذار کہ ہنوز فرصت بازی ندارم۔ احمد ساعتے ہم بخانہ نمی ماند۔ کجا می رود؟ خبر ندارم۔

(۱۱) بخواں! ایں چہ لفظ ست؟ ہجا کردہ بگو۔ ایں فقرہ چہ معنی دارد؟ بندہ طفل ام۔ چگونہ توانم گفت۔ ہنوز حرف شناس ہستم۔ قدرے خواندہ ام۔ رفیقت نیم صفحہ بخواند، مگر شرمے نداری؟ سرجناب سلامت باشد۔ یک ماہ پس عرض می کنم۔ احمد! تو می توانی کہ ایں را بخوانی؟ بلے! چرا نمی توانم؟ ایں لفظ ظلم ست۔ آفریں آفریں کرسی بگیر و بنشیں۔

(۱۲) احمد سعادت مند پسر یست۔ سبق ہر روزہ اش یاد می کند۔ اکنوں سوادش روشن شدہ۔ خیلے محنت کش ست۔ بہ اندک مدت استعداد بہم رسانیدہ۔ بفارسی حرف زدن می توانی؟ قبلہ خیر۔ چرا بفارسی حرف نمی زنی؟ ربطے بزبان فارسی ندارم۔ زبان فارسی خیلے دشوار ست۔ لاکن عجب زبان شیریں ست! شرم مکن۔ ہر چہ بتوانی بفارسی حرف بزن۔ ہمیں طور مشق می شود۔ بیا بفارسی حرف زنیم و یکدست ترک ہندی گوئیم۔

بچوں کی فریادیں اور شکایتوں کی باتیں:

(۱) جناب آغا کاردم گم شد۔ کجا گذاشتہ بودی؟ در جزودانم بود۔ احمد تو دیدی؟ من چہ خبر دارم؟ دیگر کہ بُرد ازیں جا؟ آخر دزد کہ نمی افتد ایں جا۔ جناب آغا! ہاشم کتابم گرفتہ نمی دہد۔ پیش من بیار۔ ہاشم چرا بہ محمود منازعت کردی؟ چرا بمردم جنگ می کنی۔ آخر او چہ گفتہ بود بتو؟

فردوس طالباں

آہار: چکناہٹ، کلف۔ می کشد: کھینچتا ہے۔ آبگی: پنیالی، پھیکی، پتلی۔ نقل بردار: نقل کر۔ شلاق کردن: گھونسا مارنا، لکڑی سے مارنا۔ البتہ: بے شک، یقیناً، ضرور۔ خطا: قصور، غلطی۔ سرزدہ باشد: واقع ہوئی ہوگی۔ رواں نہ کردہ باشد: یاد نہیں کیا ہوگا۔ ازہمیں است: یہی وجہ ہے۔ زیر چوبش می کشند: اس کو لکڑی سے مارتے ہیں۔ بگذار: چھوڑ۔ بازی: کھیل کود۔ ہجا کردہ بگو: ہجے کر کے بتا۔ بندہ طفل ام: میں بچہ ہوں۔ ہنوز حرف شناس ہستم: ابھی تک صرف حرف پہچانتا ہوں۔ رفیق: ساتھی۔ نیم: آدھا۔ سرجناب: جناب والا (کلمۂ تعظیم)۔ سلامت: صحیح، تندرست، مبارک باد کا جواب۔ آفریں، آفریں: شاباش شاباش (کلمۂ تحسین)۔ سعادت مند: نیک بخت، فرماں بردار۔ پسر: لڑکا۔ سواد: قابلیت، ذہن۔ محنت کش: محنتی، مزدور۔ استعداد: لیاقت، قابلیت۔ بہم رسانیدہ: حاصل کر لی ہے۔ حرف زدن: بات کرنا۔ قبلہ خیر: نہیں جناب۔ ربط: لگاو، تعلق۔ دشوار: مشکل۔ لاکن: لیکن۔ شیریں: میٹھی۔ ہر چہ بتوانی: جو کچھ تجھ سے ہو سکے۔ یکدست: بالکل، یک بیک۔ دیگر کہ: دوسرا کون۔ برد: لے گیا۔ دزد: چور۔ آخر دزد کہ نمی افتد ایں جا: آخر یہاں کوئی چور تو نہیں آتا۔ گرفتہ: لے کر۔ منازعت: جھگڑا۔ جنگ: لڑائی۔ بتو: تجھ کو۔

بسیار بے باک شدۂ۔ دیگر بار شکایتت بگوشم نہ رسد، واِلّا سخت گوشمالت می دہم۔

(۲) احمد! چہ می کنی؟ خاموش نمی مانی؟ مگر نمی ترسی؟ می بینم یک ساعت بآرام نمی نشینی۔ دیگر بارہ آں جا نہ روی۔ چرا خندہ می کنی؟ خیلے گستاخ شدۂ۔ بسیار بے ادب ہستی۔ بہ یک گوشہ آرام بنشیں۔ بیا کہ ترا پیش آخوندت برم۔ معاف کنید آغا۔ باز چنیں حرکت نخواہم کرد۔ چہ غوغا ست؟ عجب بے تمیز بچہ ہا ہستند۔ یکے کہ سزا یافت اکنوں ہمہ دم بخود نشستند۔ چہ می گوئی؟ سخنت بفہم نمی آید۔ تلفظ خودت درست کن۔ مرکب بر دامن از کجا ریختی؟ عجب پسرۂ کثیف ہستی! ہوش دار۔ باز ایں حرکت نہ کنی۔ بچہ ہا! چرا غوغا می کنید؟ بخدا کہ مغز سرم خوردید۔ احمد! بار بار می پرسی۔ چرا یاد نمی داری؟ ہر چہ می گویم بخاطر نگہ دار۔

(۳) بالاے درخت چرا رفتی؟ پائیں بیا۔ زود تر فرود آئی۔ اگر پایت خطا می کند، استخوانت ریزہ ریزہ می شود۔ بہاری رخصت می طلبد۔ پدر و مادرش می روند۔ او ہم می رود۔ حالا کجا بماند؟ ایں جا کہ پدر و مادرش بود۔ آغا زادہ! چند تا برادر داری؟ پنج برادر ہستیم و یک خواہر۔ عم زادۂ شما چند سالہ است؟ برادرت کدخدا شدہ؟ بلے! خانۂ پدر زنش می ماند۔ خالم بہ دہلی ڈپٹی ست۔

(۴) امروز احمد نیامدہ۔ گویند دی روز تپ کردہ۔ گرم ست یا لرزۂ نوبت ست، یا بہ ہر روزہ؟ گاہے عرق ہم می کند۔ می گویند اکنوں چیزے بہتر ست، مگر ہنوز بالکل صحیح و سالم نشدہ۔ تیمارش کہ می کند؟ پدرش می کند۔ مگر بسیار متفکر ست۔ ہیچ دوا نفعے نمی کند۔ علاج ڈاکٹر چرا نمی کند؟ مردم ہنداز ڈاکٹر می ترسند۔ آخر چرا؟ فقط بے عقلی۔ نفعے کہ در علاج ڈاکٹر دیدم بہ ہیچ علاج ندیدم۔ دوا اندک

فردوسِ طالباں

بے باک: نڈر۔ دیگر بار شکایتت بگوشم نہ رسد: دوبارہ تیری شکایت نہ سنوں۔ واِلّا: ورنہ۔ گوشمالت می دہم: تجھ کو سزا دوں گا۔ نمی ترسی: تو نہیں ڈرتا ہے۔ خندہ می کنی: تو ہنستا ہے۔ گستاخ: بے ادب۔ گوشہ: کونا۔ آخوند: استاد۔ برم: میں لے جاؤں (مصدر بردن)۔ غوغا: شور و غل۔ دم بخود: خاموش، چپ چاپ۔ بفہم نمی آید: سمجھ میں نہیں آتی۔ ریختن: ڈالنا، گرانا، بکھیرنا۔ بخدا: خدا کی قسم۔ مغز سرم بخوردید: تم نے میرا بھیجا کھالیا۔ پائیں: نیچے۔ فرود: نیچے۔ پایت خطا می کند: تیرا پیر پھسل جائے۔ می طلبد: چاہتا ہے۔ مادر: ماں۔ آغا زادہ: صاحب زادہ۔ چند تا: کے عدد، کتنے۔ پنج: پانچ۔ خواہر: بہن۔ عم زادہ: چچا کا لڑکا، چچیرا بھائی۔ برادرت کدخدا شدہ؟: تیرے بھائی کی شادی ہوگئی؟۔ پدر زن: خسر، سسر۔ خال: ماموں۔ تپ کردہ: بخار آگیا۔ لرزۂ نوبت: باری کا لرزہ جو تیسرے دن آتا ہے۔ ہر روزہ: ہر دن۔ عَرَق: پسینہ۔ چیزے: کچھ۔ صحیح و سالم: تندرست۔ تیمار: مریض کی دیکھ بھال۔ مردم: آدمی، انسان (یہ لفظ اسم جنس ہے واحد پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اور جمع پر بھی)۔

ونفع بسیار! خیر خدایش شفا دہد۔

(۵) احمد بر دست وپایت چند تا انگشت ست؟ می توانی بشماری؟ بلے می توانم۔ تا بست بشمار۔ بچشم۔ شصت دقیقہ یک ساعت ست۔ بست وچہار ساعت یک شبانہ روز۔ یک ہفتہ ہفت روز۔ چار ہفتہ یک ماہ۔ دوازدہ ماہ یک سال۔

دوست کی ملاقات:

(۱) السلام علیکم۔ وعلیکم السلام۔ مزاج عالی؟ الحمد للہ۔ دعاے جان شما۔ خوش آمدید۔ مردم بخیر اند؟ کوچک وبزرگ بسلامت؟ بلے! ہمہ دعا می کنند۔ بعد مدت تشریف آوردید۔ ایں قدر بے التفاتی۔ معاف دارید۔ چہ کنم! کارہاے دنیا نمی گذارند۔ ہم دولت خانہ را بلد نبودم۔ مزاج چہ طور ست؟ امروز دردِ سر دارم۔ آغا! کمرم درد می کند۔ نصیب اعدا۔ از کے؟ صبح کہ از رخت خواب برخاستم دیدم سرم درد می کند۔ از تکان ست۔ ساعتے خواب کنید، رفع می شود۔ امروز آغا احمد آمد۔ حیف کہ بخانہ نبودم۔ کدام خبرے تازہ دارید؟ می گویند امروز دو تا کشتی غرق شد۔ کجا شنیدید؟ از بازار فہمیدم۔ واے بر حال صاحب مال، بے چارہ چہ قدر نقصان برداشتہ باشد؟ البتہ دہ، دوازدہ ہزار روپیہ باشد۔ اجازت ست؟ حالا رخصت می شوم۔ چرا چرا ایں قدر زودی!؟ بنشینید، ساعتے حرف زنیم ودل خوش کنیم۔ خدمت شما کارے ہم دارم۔ امرے صلاح طلب ست۔ خیر! حالا کہ وقت مدرسہ قریب ست۔ باز کے تشریف می آرید؟ ان شاء اللہ فردا روز می رسم۔

فردوس طالباں

می توانی بشماری: تو گن سکتا ہے۔ شصت: ساٹھ۔ دقیقہ: منٹ۔ بست وچہار: چوبیس۔ یک شبانہ روز: ایک دن ایک رات۔ السلام علیکم: تم پر سلامتی ہو، یعنی خدا تم کو ہر مصیبت سے بچائے۔ وعلیکم السلام: تم پر بھی سلامتی ہو۔ اور تم کو بھی اللہ تعالی ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے۔ مزاج عالی؟: طبیعت کیسی ہے؟۔ الحمد للہ: خدا کا شکر ہے۔ دعاے جان شما: آپ حضرات کی دعا ہے۔ خوش آمدید: آپ خیریت سے آئے، آپ کا آنا مبارک ہو۔ مردم بخیر اند: (گھر میں) سب لوگ اچھے ہیں؟۔ کوچک وبزرگ بسلامت؟: چھوٹے، بڑے سب خیریت سے ہیں؟۔ بے التفاتی: بے توجہی۔ کارہا: (کار کی جمع) کام۔ دولت خانہ: گھر (دوسروں سے احتراماً اس طرح پوچھا جاتا ہے)۔ بلد: واقف، آگاہ۔ مزاج چہ طور است؟: مزاج کیسا ہے؟۔ امروز درد سر دارم: آج میرے سر میں درد ہے۔ کمرم: میری کمر۔ نصیب اعداء: (شگون کا کلمہ) دشمنوں کو نصیب ہو۔ رختِ خواب: سونے کا سامان، بستر۔ برخاستم: میں اٹھا۔ تکان: تھکن۔ خواب کنید: سو جائیے۔ رفع: دور، ختم۔ حیف: افسوس۔ کدام خبرے تازہ دارید: کون سی تازہ خبر رکھتے ہو۔ غرق شد: ڈوب گئی۔ واے: کلمۂ افسوس جو اظہار مصیبت اور رنج والم کے موقع پر زبان پر آتا ہے۔ دوازدہ ہزار: بارہ ہزار۔ حالا رخصت می شوم: اب رخصت ہوتا ہوں۔ حرف زدن: بات چیت کرنا۔ خدمت شما کارے ہم دارم: تم سے ایک کام بھی ہے۔ امرے صلاح طلب است: ایک بات مشورہ طلب ہے۔ فردا روز: کل دن میں۔

ناواقف مسافر سے ملاقات:

خوش آمدید۔ صفا آوردید۔ بنشینید۔ مزاج مقدس؟ دعاے مزاج جناب۔ از کجا می رسید؟ از شیراز۔ چند روز ست از شیراز بر آمدید؟ سہ ماہ۔ بکدام راہ؟ راہ کابل۔ چرا براہ دریا نیامدید؟ راہ دریا خطر دارد۔ بہ جہاز دودی وسعت نہ داشتم۔ آغا بملک شما راہ خشکی از دریا خطرناک تر ست۔ کسانے کہ می روند سر بہ کف می روند۔ کابل ازیں جا یک ماہ راہ باشد؟ خیر! کم تر ست۔ از پشاور تا لاہور دہ روز راہ ست۔ اگر منزل بہ منزل گیرید۔ و اگر سرڈاک روید فقط سہ روز۔ باز از پشاور تا کابل دوازدہ روز۔ ایں جا کجا منزل گرفتید؟ نزدیک بسراے مکانے گرفتہ ام۔ تنہا ہستید؟ عیال ہمراہ دارید؟ چرا بہ غریب خانہ تشریف نیاوردید؟ ایں کیست کہ ہمراہ شما ست؟ رفیق راہ ست۔ چہ کارہ ست؟ صفاہانی ست۔ قنادی می کند۔ بلے از نشست و برخاستش دریافتہ بودم کہ اصلش از خاک صفاہان ست۔ ہندوستان عجب خاک دامن گیر دارد۔ جاے کہ آدم بنشیند دگر دل برنمی خیزد۔ سبحان اللہ! ہندوستان جنت نشان اگرچہ تابستانش جہنم ست، مگر زمستانش بر جگر کشمیر داغ می نہد۔ امنے کہ دریں جاست بہ ہفت کشور ندیدم۔

فردوس طالباں

صفا: دوستی، خلوص۔ مزاج مقدس؟: مزاج مبارک، طبیعت کیسی ہے؟ دعاے مزاج جناب: آپ کی دعا ہے۔ شیراز: ایران کے ایک شہر کا نام۔ چند روز ست از شیراز بر آمدید: شیراز سے نکلے ہوئے کتنے دن ہوئے۔ کابل: افغانستان کا ایک شہر۔ براہ دریا: دریا کے راستے سے۔ جہاز دودی: وہ جہاز جو بھاپ کی طاقت سے چلے۔ وسعت نہ داشتم: مجھ میں گنجائش نہ تھی۔ کسانے کہ می روند سر بہ کف می روند: جو لوگ جاتے ہیں سر ہتھیلی پر لے کر جاتے ہیں۔ یک ماہ راہ: ایک مہینے کا راستہ۔ پشاور، لاہور: پاکستان کے دو شہروں کے نام۔ سرڈاک: ڈاک کے راستے سے۔ فقط: صرف۔ ایں جا کجا منزل گرفتید؟: یہاں کہاں ٹھہرے ہو؟۔ سراے: مسافر خانہ۔ عِیال: (عیل کی جمع) بال بچے۔ ہمراہ: ساتھ۔ غریب خانہ: گھر (متکلم اپنے لیے بطور انکسار استعمال کرتا ہے)۔ ایں کیست؟: یہ کون ہے؟۔ رفیق راہ: ہم سفر، راستے کا ساتھی۔ چہ کارہ است: کس کام کا ہے۔ صِفاہان: (بکسر) اِصفہان، ایران کا مشہور شہر۔ قنادی: قند بنانے کا کام۔ نشست و برخاست: بیٹھنا اٹھنا۔ دریافتہ بودم: جان لیا تھا۔ خاک صفاہان: اِصفہان کی سرزمین۔ دامن گیر: دامن پکڑنے والا۔ آدم: آدمی۔ جائے کہ: جس جگہ۔ دگر: پھر۔ دل برنمی خیزد: دل نہیں اٹھتا ہے (مصدر برخاستن)۔ سبحان اللہ: اللہ پاک ہے، میں اللہ کو پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہوں (یہ کلمہ اکثر تعجب، تحسین اور کبھی طنز کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں)۔ جنت نشان: جنت جیسا، جنت کا نمونہ۔ جگر: کلیجہ۔ کِشور: ملک، ولایت۔ ہفت کِشور: دنیا۔

نوکروں سے ضروری باتیں:

خانۂ آغا جعفری دانی؟ ایں رقعہ بدہ وصبر کن تا جواب بدہند۔ اگر در خانہ نباشند پیش خدمت را بدہ، وزودتر واپس بیا۔ روپیہ بگیر وپیسہ بیار۔ ہنوز صراف دکان نکشادہ۔ چند تا پیسہ بر آوردی؟ روپیہ قلب ست۔ صراف نمی گیرد۔ خیر دیگر ببر۔ کتاب روزنامچہ وقلمدان زیر کرسی بگذار۔ پیش خدمت شما چہ مواجب مے گیرد؟ نان وشش ماہہ رخت۔ ایں را پنج روپیہ شہریہ می دہم۔ کفش مرا پاک کن۔ امروز صحنِ خانہ راکس جاروب نہ کردہ۔ بیائید فرش را بتکانید۔ برو، سقہ را ہمراہ خود بیار۔ بگو آب تنک پاشد کہ زمین شل نہ شود۔ دو پیسہ بہ حجام بدہ۔ پیسہ ندارم۔ سائیس را بگو کہ اسپ عربی را زین کند۔ بگی نیارد۔ امروز بر اسپ سواری شوم۔ بگو ساز انگریزی بہ بندد۔ اسپہاے ہندی بسیار سرکش می باشند۔ بریں اسپ سمند روزے سوار شدم ایں قدر شوخی کرد کہ از جاں بہ تنگ آمدم۔ زین را درست کن۔ ببیں قاش زین کج بہ نظر می آید۔ اسپ کمیت را چہ کردید؟ فروختم، چالاک نبود۔ ایں سبزہ خیلے خوب ست۔ بسیار تیز ست۔ مہمیز را ہم تاب نمی آرد۔ بہ قمچی چہ رسد! چہ سبب، ست فربہ نمی شود۔ آب ودانۂ ہند بہ اسپہاے ولایت موافق نمی آید۔ اسپ چالاک گاہے فربہ نمی شود۔

لباس اور کپڑوں کی باتیں:

بقچہ بیار کہ امروز تبدیل لباس می کنم۔ کلاہ کجا ست؟ قباے قلم کار ہم بکش۔ خفتان بانات بیار۔ پیراہن را ببیں، تکمہ ندارد۔ گریبانش تنگ ست۔

فردوس طالباں

رُقعہ: خط، چٹھی۔ صبر کن: ٹھہر، انتظار کر۔ پیش خدمت: خدمت گار، نوکر۔ صرّاف: سونا چاندی پرکھنے والا، سنار، مہاجن۔ نکشادہ: نہیں کھولی ہے۔ قلب: کھوٹا۔ بِبَر: تو لے جا (مصدر بردن)۔ روزنامچہ: روز کا حال لکھنے کی کاپی، ڈائری۔ مواجب: (مُوجَب کی جمع) تنخواہ، مشاہرہ۔ نان: روٹی۔ شش ماہہ رخت: چھ ماہ پر کپڑا۔ شہریہ: ماہانہ۔ جاروب کردن: جھاڑو دینا۔ تکانید: تم جھاڑو (مصدر تکانیدن)۔ سَقّہ: بھشتی، پانی پلانے کا پیشہ کرنے والا۔ تنک: (بضمتین) تھوڑا۔ پاشد: چھڑک دے۔ شَل: نرم، گیلی۔ حجام: نائی۔ سائیس: گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے والا۔ اسپ: گھوڑا۔ زین: گھوڑے کی کاٹھی، پالان، کجاوہ۔ بگی: بگھی، گھوڑا گاڑی۔ سمند: پیلا گھوڑا، اصیل گھوڑا۔ شوخی: شرارت۔ تنگ آمدن: عاجز آجانا، تھک جانا۔ قاش: حصہ، ٹکڑا۔ کمیت: گہرا سرخ گھوڑا۔ سبزہ: سیاہی مائل سفید گھوڑا۔ مہمیز: لوہے کا کانٹا جو سواروں کی ایڑی پر لگا ہوتا ہے، ایڑ۔ تاب: طاقت، برداشت۔ فربہ: موٹا۔ اسپہاے ولایت: غیر ملکی گھوڑے۔ موافق: سازگار۔ گاہے: کبھی۔ بقچہ: چھوٹی گٹھری۔ قبا: (بفتح قاف) ایک قسم کا آگے سے کھلا ہوا لمبا کوٹ۔ قلم کار: چھینٹ کا کپڑا۔ بکش: تو نکال۔ خفتان: ایک جنگی لباس، پوستین، ایک قسم کا جبہ۔ بانات: ایک قسم کا موٹا گرم اونی کپڑا۔ خفتانِ بانات: اونی موٹے گرم کپڑے کا جنگی جبہ۔ پیراہن: کرتا، قمیص۔ تکمہ: گھنڈی، بٹن۔

بند درز یر جامہ بکش۔ آستین ایں پارہ شدہ۔ خیاط را بدہ کہ رفو کند۔ بند ہائے قبا شکستہ اند۔ درخانہ بدہ کہ درست کنند۔ لباس در بار بدہ کہ وقت تنگ شدہ۔ آئینہ پیش بگذار کہ عمامہ بر سر پیچم۔ برخفتاں خیلے گرد نشستہ۔ می تکانم۔ حالا پاک می شود۔ ایں بتکانیدن پاک نمی شود۔ برش بگیر۔ دستمال کرپاسی بدہ۔ آبریشمی رانگہ دار۔

کھانے پینے کی باتیں:

بسم اللہ۔ جناب آغا! چہ بروقت رسیدید! چاشت حاضرست۔ بیائید، نوش جاں بفرمائید۔ بندہ طعام خوردہ آمدہ ام، اشتہا ندارم۔ خیر! چیزے ایں جا ہم نوش جاں فرمائید۔ آخر نان ایں جا بہ نان آں جا جنگ نمی کند۔ بسر شما قسم ست کہ سیر ہستم۔ شام دیر تر خوردہ بودم۔ میل ندارم۔ خیر! قدرے بخورید۔ یک دو لقمہ بیش نخورید۔ بیائید بیائید! نان خشک می شود۔ صبح مردانست از غذا انکار خوب نیست۔ نان گرم و آب خنک نعمت الٰہی ست۔ نظر قلی! برو۔ یک پیسہ را ماست بستاں، قیماق ہم برائے چائے بگیر۔ آب خوردن بدہ۔ ہشدار کہ نریزد۔ آب گرم ست، برو! آب تازہ از چاہ بیار۔ تابستان ہند ہمیں یک قباحت دارد۔ رکابی پلاو پیش ترک بگذار۔ نگاہ کن! کاسۂ شوربا کج نشود۔ روغن بستہ شدہ۔ بلے! برکت زمستان ست۔ دیگدان گرم ست۔ زغال روشن کن۔ بمنقل گذاشتہ بیار۔ آتش گیر بمن بدہ۔ بگو قدرے چائے دم کنند۔ چائے حاضرست۔ معاف دارید آغا! نمی خورم کہ خشکی می آرد۔ خیر! از یک

بند: کمر بند، ازار بند۔ زیر جامہ: پاجامہ۔ پارہ شدہ: پھٹ گئی۔ خیاط: درزی۔ رفو: پھٹے ہوئے کپڑے کی تاگوں سے مرمت کرنا۔ بند ہائے قبا: قبا کی گھنڈیاں۔ آئینہ: منہ دیکھنے کا شیشہ۔ عمامہ برسر پیچم: پگڑی سر پر باندھوں گا۔ برش: کپڑے صاف کرنے کا آلہ۔ دست مال: رومال۔ کرپاسی: سوتی۔ آبریشمی: ریشمی۔ بسم اللہ: اللہ کے نام سے (کسی کے آنے پر تعظیماً بولتے ہیں)۔ چاشت: ناشتہ۔ نوش جان: کھانا پینا۔ نوش جاں فرمائید: کھائیے پیجیے۔ طعام خوردہ: کھانا کھا کر۔ اشتہا: بھوک، خواہش۔ سیر: آسودہ، پیٹ بھرا ہوا۔ میل: خواہش۔ یک دو لقمہ بیش نخورید: ایک دو لقمہ سے زیادہ نہ کھائیے گا۔ صبح مردانست از غذا انکار خوب نیست: صبح کے وقت مردوں کا کھانے سے انکار اچھا نہیں ہے۔ خنک: ٹھنڈا۔ نظر قلی: نوکر کا نام۔ ماست: دہی، مٹھا، چھاچھ۔ بستاں: لےلو (امر از ستاندن)۔ قیماق: بالائی، ملائی۔ ہشدار: ہوشیار رہ۔ نریزد: گر نہ جائے۔ آب خوردن: پینے کا پانی۔ چاہ: کنواں۔ قباحت: برائی، خرابی۔ رکابی: طشتری، تھالی۔ پیش ترک: تھوڑا آگے۔ کاسہ: پیالہ، کٹورا۔ روغن بستہ شدہ: گھی جم گیا۔ دیگ دان: چولھا۔ زغال: کوئلہ۔ منقل: انگیٹھی۔ آتش گیر: چمٹا، دست پناہ۔ دم کنند: گرم کریں، ابالیں۔

فنجان چہ می شود۔ قدرے شیر بیندازید کہ خشکیش را می برد۔ نبات تہ نشیں شدہ۔ چمچہ بدہ کہ بجنبانم۔ بسیار گرم ست۔ چلم پر کن۔ میل بفرمائید۔ الطاف شما کم نشود۔ قلیان پیش جناب آغا بگذار۔ دودے کردہ بدہ۔

خرید و فروخت کی باتیں:

میوہ فروش حاضر ست۔ بیارید! کجاست؟ انار یک سیر بچند می دہی؟ سیرے دہ آنہ۔ سیب روپیہ را چند؟ بست و پنج۔ خدا را ببیں! بابا راست بگو۔ آغا! ہنوز دشت ہم نکردہ ام۔ از شما زیادہ نمی خواہم۔ انار سیرے ہشت آنہ، و سیب روپیہ را سی دانہ می دہم۔ سیب خام ست۔ خیر! پختہ است۔ آغا! رنگش ببینید، بویش کنید۔ ازیں بہتر دگر چہ خواہد بود؟ ہر چہ خام باشد مال من۔ بلے! ملک ہند ست بابا۔ ہر چہ خواہی بگیر، تا کابل برو۔ ببیں! کہ ہم چو سیب ہارا آں جا بز و گوسفند ہم نمی خورند۔ انارت شیریں ست یا ترش؟ درقتی چیست؟ زعفران ست۔ یک تولہ بچند آنہ می دہی؟ ہشت آنہ۔ بسیار گراں! خیر! یک سخن دارم آغا۔ از پنج آنہ کم تر نمی دہم۔ ایں قدر گراں جانی مکن بابا۔ کہ می گیرد؟ خیر! مردم بآرزو می برند۔ کہنہ شدۂ، حرف مرا گوش کن۔ در گراں فروشی نفع نیست۔ اگر ارزاں می فروشی بسیار می فروشی و بسیار نفع می بری۔ خیر! گفتۂ شما بجاں منظور ست۔ بگیرید۔ پنج تولہ می خواہم۔ وزن کن۔ ترازوے مثقالی ندارم۔ ایں نافہ است؟ یک نافہ بہ چہ قیمت می دہی؟ ہفت روپیہ۔ پناہ بخدا۔ یک حرف دارم آغا۔ از پنج روپیہ کم نیست۔ اکنوں من

فنجان: چھوٹی پیالی۔ بیندازید: ڈالو (مصدر انداختن)۔ می برد: دور کرتا ہے۔ نبات: مصری، چینی۔ تہ نشیں شد: نیچے بیٹھ گئی۔ بجنبانم: ہلاؤں۔ چلم: آگ اور تمباکو رکھنے کا برتن جسے حقے پر رکھ کر دم لگاتے ہیں۔ پر کن: بھر۔ میل بفرمائید: نوش فرمایئے۔ الطاف (لطف کی جمع): مہربانیاں۔ قلیان: (بکسر و بفتح) حقہ۔ دودے کردہ: سلگا کر۔ میوہ فروش: پھل بیچنے والا۔ بست و پنج: پچیس۔ خدا را ببیں: خدا کے واسطے، دیکھ (محاورہ)۔ راست بگو: سچ بتا۔ دشت: بوہنی، دکان کھلنے کے بعد پہلی بکری۔ ہشت: آٹھ۔ سی: تیس۔ خام: کچا۔ پختہ: پکا ہوا۔ بویش کنید: اس کو سونگھیے۔ ہر چہ خواہی بگیر: جو چاہے لے لے۔ ہم چو: (حرف تشبیہ) مثل، ایسا، اسی طرح۔ بز: بکری۔ گوسفند: بھیڑ، بکری۔ انارت: تیرا انار۔ شیریں: میٹھا۔ ترش: کھٹا۔ درقتی: صندوقچہ، ڈبی، ڈبیا۔ گراں: مہنگا۔ خیر! یک سخن دارم: خیر! ایک بات کہوں۔ گراں جانی: تنگ دلی۔ بآرزو می برند: شوق سے لے جاتے ہیں۔ کہنہ شدۂ: تو بوڑھا ہو گیا ہے۔ حرف مرا گوش کن: میری بات سن۔ گراں فروشی: مہنگا بیچنا۔ ارزاں: سستا۔ گفتۂ شما: آپ کی بات۔ ترازوے مثقالی: چھوٹی ترازو۔ نافہ: مشک کی تھیلی جو ہرن کی ناف سے نکلتی ہے۔ بچہ قیمت می دہی: کتنی قیمت میں دیتا ہے۔ پناہ بخدا: خدا کی پناہ۔

ہم بگویم؟ بفرمائید۔ اگر چار روپیہ می گیری بگیر۔ ورنہ اختیار داری۔ باَمان خدا۔ خیر! بگیرید۔ ہر چہ پسند شما باشد بردارید۔ خود دو دانہ چیدہ بدہ۔ ہمہ اش یکساں است۔ سر موئے فرق نیست۔ فیروزہ داری؟ بلے! حالا از نیشاپور رسیدہ۔ انگشترش از نقرہ ست یا سُرب؟ از نقرہ۔

رات کا وقت:

آفتاب بمغرب رفت۔ اکنوں شام شد۔ شفق ہم طرف شد۔ چراغ روشن کن۔ شمع روشن کن۔ چراغ روشنی کم تر دارد۔ روغن در چراغ بریز کہ خاموش نہ شود۔ گل بگیر۔ سر فتیلہ را پیش کن۔ ببیں ستارہ ہا چہ طور گرد ماہ صف زدہ اند۔ ماہ ہالہ برآوردہ ست۔ البتہ دلیل باران ست۔ اکنوں شب ماہ ست۔ مہتاب عجب لطفے دارد! ماہ چہاردہم بدر ست۔ خیر! پنج روزہ روشنی ست باز ہماں شب تار، و جہان تاریک۔ اجازت ست؟ حالا رخصت می شوم۔ کجا می روید؟ وقت، وقت رفتن نیست۔ ہمیں جا خواب کنید۔ شب بسیار گذشت۔ برائے جناب آغا فرش خواب بینداز۔ توشک را بتکاں۔ لحاف را پائیں بگذار۔ شما کجا خواب می کنید؟ ہمیں جا۔ از شب چہ خبر ست؟ البتہ سہ پاسے از شب گذشتہ، یک نیم پاس باشد۔ امروز مرا زود تر خواب گرفت۔ چراغ را کنارہ بگذار۔ شمع دان سر طاقچہ بنہ۔ کلید را زیر بالینم بماں۔ دروازہ را پیش کن۔ چوں پارۂ از شب گذرد مرا بیدار کن، کہ چیزے نوشتن دارم۔ چشم گربہ را دیدید؟ ما

اختیار داری: تجھے اختیار ہے۔ بہ امان خدا: خدا کی پناہ۔ چیدہ: چھانٹ کر۔ یکساں: برابر، ایک جیسا۔ سر موئے فرق نیست: بال برابر (ذرہ برابر) فرق نہیں۔ انگشترش: اس کی انگوٹھی۔ نقرہ: چاندی۔ سُرب: سیسہ، رانگ۔ مغرب: سورج ڈوبنے کی جگہ، پچھم۔ شفق: وہ سرخی جو طلوع آفتاب سے پہلے صبح کو اور غروب آفتاب کے بعد شام کو آسمان کے کنارے پر نمودار ہوتی ہے۔ طرف شد: ختم ہو گئی، غائب ہو گئی۔ روغن: تیل۔ بریز: ڈال (مصدر ریختن)۔ خاموش نہ شود: بجھ نہ جائے۔ گُل: چراغ کی بتی کا جلا ہوا، یا جلتا ہوا سرا۔ سر فتیلہ: بتی کا سرا۔ پیش کن: بڑھا۔ گرد ماہ: چاند کے اردگرد (چاروں طرف)۔ صف زدہ اند: صف باندھے ہوئے ہیں۔ ہالہ: چاند کا دائرہ۔ دلیل باراں: بارش کی علامت۔ شب ماہ: چاندرات۔ مہ تاب: چاند، چاندنی۔ لطف: خوبی، خوش نمائی۔ ماہ چہاردہم: چودھویں رات کا چاند۔ پنج روزہ روشنی: پانچ دن کی روشنی۔ شب تار: اندھیری رات۔ جہان تاریک: اندھیری دنیا۔ فرش خواب بینداز: سونے کا بستر بچھا۔ توشک: بچھونا (بچھانے کا گدا)۔ لحاف را پائیں بگذار: رضائی پائینتی رکھ۔ از شب چہ خبر است؟: رات کی کیا خبر ہے؟ سہ پاسے از شب: تین پہر رات۔ یک نیم: ایک آدھ۔ خواب گرفت: نیند آ گئی۔ شمع دان: وہ برتن جس میں موم بتی رکھ کر جلاتے ہیں۔ کلید: (بکسر اول) کنجی۔ بالیں: سرہانا، تکیہ۔ بماں: رکھ دے (امر از ماندن)۔ پیش کن: بھیڑ دے، بند کر دے۔ مرا بیدار کن: مجھ کو جگا دینا۔ چیزے نوشتن دارم: مجھے کچھ لکھنا ہے۔ گربہ: بلی۔

ایں را پشک می گوئیم۔ از قسم براق ست۔ دوتا بچہ ہم دارد۔ تماشا کنید، چہ باز یہا می کنند؟ دست بر پشتش کشید، خوش می شود۔ خرخری کند۔ ہمیں نشان محبتش ہست۔ بگذار کہ بدود۔ بہ دہن چہ دارد؟ موشکے باشد۔ مگذار کہ سرفرش بیاید۔ فرش خراب می شود۔ بدرش کن۔ گربہ مسکین جانورے ست۔ بلے! پیش شما مسکین ست۔ از موش و کنجشک پرسید۔ بچہ را دیدم گربہ را آزار داد۔ دمش محکم گرفت۔ گربہ پنجہ زد کہ خون از دیدۂ طفل بچکید۔ ناخن گربہ قہر خدا ست۔ کم از خنجر خوں ریز نیست۔ کارے کہ از گربہ می آید از شیر نمی آید۔

سگ را نگاہ کنید۔ چہ محبت می کند! ببینید، چہ طور دمش می جنباند! نشان محبتش ہمیں ست۔ خویش و بیگانہ را خوب می شناسد۔ دوست و دشمن خوب می داند۔ یک وصفش قناعت ست، کہ برابر صد وصف ست۔ یک استخوانش بس ست۔ صدایش می کنم دویدہ می آید۔ بشما آشنا شدہ۔ دست بہ دہنش مکنید کہ می گزد۔ دمش مگیرید کہ خوشش نمی آید۔ مگذار کہ دروں بیاید۔ روزے بصحرا بردم و سر گرگش سردادم چہ گویم؟ ہماں نقل گربہ و موش بود۔

شادی را دیدی؟ بوزنہ فارسی کتابی ست۔ ببیں! سر دیوار نشستہ۔ دست پیشش مکن کہ می زند۔ بد جانور یست۔ مرا حرکاتش خیلے خوش می آید۔ چہ قدر بہ آدم می ماند۔ چہ صورتہا می سازد کہ خندہ می آید۔

فردوس طالباں

پشک: بلی۔ براق: وہ بلی جس کے بال بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ تماشا کنید: دیکھو۔ چہ باز یہا می کنند: کیسے کھیلتے ہیں۔ دست بر پشتش کشید: اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرو۔ بگزار کہ بدود: اس کو دوڑنے دے۔ دہن: منہ۔ موشک: چوہیا۔ مگزار کہ سرفرش بیاید: بستر پر مت آنے دے۔ بدرش کن: اس کو باہر کر۔ مسکین: بے قوت، غریب، مفلس۔ موش: چوہا۔ کنجشک: (بضم کاف و کسر جیم) چڑیا۔ آزار داد: تکلیف پہنچائی۔ دمش محکم گرفت: اس کی پونچھ مضبوطی سے پکڑ لی۔ پنجہ داد: پنجہ مارا۔ خون از دیدۂ طفل بچکید: بچے کی آنکھ سے خون ٹپک پڑا۔ خنجر: چھرے کی قسم کا ایک ہتھیار، کٹار۔ خوں ریز: خون بہانے والا۔ نگاہ کنید: دیکھو۔ دمش: اپنی پونچھ۔ می جنباند: ہلاتا ہے۔ خویش و بیگانہ: اپنا اور پرایا۔ وصف: خوبی، صفت۔ قناعت: تھوڑی چیز پر خوش رہنا، جو مل جائے اسی پر راضی رہنا۔ صد: سو۔ یک استخوانش بس است: ایک ہڈی اس کو کافی ہے۔ صدایش می کنم: اس کو آواز دیتا ہوں۔ دویدہ می آید: دوڑ کر آتا ہے۔ آشنا شدہ: واقف ہو گیا ہے، مانوس ہو گیا ہے۔ بدہنش: اس کے منہ میں۔ می گزد: کاٹتا ہے۔ خوشش نمی آید: اس کو اچھا نہیں لگتا ہے۔ صحرا: بیابان، ریگستان، جنگل۔ گرگ: بھیڑیا۔ سردادن: چھوڑنا۔ سر گرگش سردادم: اس کو ایک بھیڑیے کے سامنے چھوڑ دیا۔ چہ گویم؟: کیا بتاؤں۔ شادی: بندر۔ بوزنہ: بندر۔ بوزنہ فارسی کتابی ست: کتابی فارسی بوزنہ ہے۔ (عام بول چال میں بندر کو شادی کہتے ہیں)۔ سر دیوار: دیوار پر۔ حرکات: (حرکت کی جمع) حرکتیں۔ خوش می آید: اچھی لگتی ہے۔ چہ قدر بہ آدم می ماند: کس قدر آدمی سے مشابہ ہوتا ہے۔ می سازد: بناتا ہے۔

ابر سیاہے از جانب شمال برخاستہ۔ البتہ خواہد بارید۔ برق ہم می تابد۔ دویدہ بیائید۔ قدم بردارید۔ پیش از باریدن بخانہ برسیم۔ اینک در رسید۔ حالا زور آورد۔ بیائید! بدکانے پناہ گیریم، تا ترنشویم۔ آب زوری بارد۔ اکنوں اِستاد۔ حالا کم شد۔ ہنوز ناوہ جاری ہست۔ زمین ہمہ گل شد۔ سوے مشرق نگاہ کنید۔ قوس قزح برآمدہ۔ بہ بہ خوش رنگہا دارد۔ ایں روشنی وصداے مہیب چہ بود؟ ایں برق ست ورعد۔ صاعقہ ست کہ سر مردم افتد و ہلاک می کند۔ پناہ بخدا۔ الٰہی از آسیبش نگہ دار۔ باراں رحمت الٰہی ست۔ اکنوں گیاہ می روید۔ روے زمین ہمہ سبز می شود۔ گلبن گل می کند۔ درخت ثمر می بندد۔ غلہ پیدا می شود۔

* * *

فردوس طالباں

ابر سیاہ: کالا بادل۔ شمال: اتر۔ خواہد بارید: برسے گا۔ برق: بجلی۔ می تابد: چمک رہی ہے۔ پیش از باریدن: برسنے سے پہلے۔ اینک در رسید: یہ آ پہنچی (یعنی بارش آ گئی)۔ حالا زور آورد: اب تیز ہو گئی۔ بدکانے: کسی دکان میں۔ ترنشویم: بھیگ نہ جائیں۔ آب زوری بارد: بارش تیز ہو رہی ہے۔ اکنوں استاد: اب رک گئی۔ ناوہ: پرنالہ۔ گل: کیچڑ۔ سوے مشرق: پورب کی طرف۔ قوس قزح: دھنک، وہ سات رنگی کمان جو برسات میں آسمان پر نظر آتی ہے۔ بہ بہ: واہ واہ۔ مہیب: خوف ناک۔ رعد: بجلی کی کڑک۔ صاعقہ: کڑ کنے والی بجلی۔ می افتد: گر پڑتی ہے۔ الٰہی: میرے معبود۔ آسیب: تکلیف، نقصان، ڈر۔ باراں: بارش۔ گیاہ: گھاس۔ می روید: اگتی ہے۔ سبز: ہری بھری۔ گلبن: گلاب کا درخت۔ ثمر: پھل۔

* * *

حصۂ دوم

حکایات

حکایتِ اوّل: روزے بادشاہے مع شاہ زادہ بہ شکار رفت۔ چوں ہوا گرم شد بادشاہ وشاہ زادہ لبادۂ خود را دوش مسخرہ نہادند۔ بادشاہ تبسم کرد وگفت: اے مسخرہ! برتو بارِ یک خر ست۔ گفت: بارِ دو خر۔

حکایتِ دوم: شیرے ومردے در یک خانہ تصویرِ خود ہا دیدند۔ مرد شیر را گفت: می بینی شجاعت انسان کہ شیر را تابع کردہ است۔ شیر گفت: مصور ایں انسان ست، اگر شیر مصور بودے ایں چنیں نبودے۔

حکایتِ سوم: شخصے مرتبۂ بزرگ یافت۔ دوستے برائے تہنیت نزد او رفت۔ آں شخص پرسید کیستی؟ وچرا آمدۂ؟ دوست او شرمندہ گردید وگفت: مرانمی شناسی دوست قدیم توام، برائے تعزیت نزد تو آمدہ ام شنیدہ ام کہ کور شدۂ۔

حکایتِ چہارم: طبیبے ہرگاہ بہ گورستاں رفتے چادر برسر وروے خود کشیدے، مردماں پرسیدند کہ سبب ایں چیست؟ گفت: از مُردگان ایں گورستان شرم می کنم؛ زیرا کہ از دوائے من مردہ اند۔

حکایتِ پنجم: درویشے نزد بخیلے رفت وچیزے سوال کرد۔ بخیل گفت: اگر یک سخن من قبول کنی ہرچہ بگوئی خواہم داد۔ درویش پرسید آں سخن چیست؟ گفت: گاہے چیزے از من مخواہ، دیگر ہرچہ بگوئی بکنم۔

حکایتِ ششم: شخصے از افلاطون پرسید کہ سالہائے بسیار در جہاز بودی وسفر دریا کردی۔ در دریا چہ عجائب دیدی؟ گفت: عجب ہمیں بود کہ از دریا بہ کنارہ سلامت رسیدم۔

فردوسِ طالباں

حکایت: کہانی، داستان، قصہ، بات۔ اول: پہلی۔ مع: ساتھ۔ شاہ زادہ: بادشاہ کا لڑکا۔ لبادہ: (بفتح لام) روئی دار چغہ، جبہ۔ دوش: کندھا۔ مسخرہ: بہت مذاق کرنے والا۔ نہادند: رکھ دیا۔ تبسم کرد: ہنسا۔ بار: بوجھ۔ دوم: دوسری۔ می بینی: تو دیکھتا ہے (مصدر دیدن)۔ شجاعت: بہادری، دلیری۔ تابع: ماتحت، فرماں بردار۔ مصور: تصویر بنانے والا۔ ایں چنیں نبودے: ایسا نہ ہوتا۔ سوم: تیسری۔ مرتبۂ بزرگ: بڑا مرتبہ۔ تہنیت: مبارک باد دینا۔ نزد: (بفتح نون) نزدیک، پاس۔ کیستی؟: تو کون ہے؟ گردید: ہُوا۔ دوست قدیم توام: تیرا پرانا دوست ہوں۔ تعزیت: ماتم پرسی، پرسا۔ کور شدۂ: تو اندھا ہوگیا ہے۔ چہارم: چوتھی۔ طبیب: حکیم۔ گورستان: قبرستان۔ چادر برسر وروے خود کشیدے: اپنے سر اور منہ کو چادر سے چھپا لیتا۔ مُردگان: (مردہ کی جمع) مُردے۔ زیرا کہ: اس لیے کہ۔ مردہ اند: مرے ہیں۔ پنجم: پانچویں۔ درویش: فقیر، بھکاری۔ بخیل: کنجوس۔ سوال کرد: مانگا۔ مخواہ: مت مانگ۔ دیگر: دوسرا، اور۔ ششم: چھٹی۔ افلاطون: یونان کے ایک بہت بڑے حکیم کا نام جو بقراط کا شاگرد اور ارسطو کا استاذ تھا۔ عجائب: (عجیب کی جمع) حیرت انگیز چیزیں۔ سلامت: محفوظ۔

حکایتِ ہفتم: شاعرے توانگرے را مدح کرد ہیچ نیافت پس ہجو کرد۔ توانگر او را ہیچ نگفت۔ روز دیگر شاعر بر دروازۂ او رفت و نشست۔ توانگر گفت: اے شاعر! مدح کردی ہیچ ترا ندادم، مذمت کردی ہیچ نہ گفتم، حالا چرا نشستۂ؟ گفت: حالا می خواہم کہ اگر بمیری مرثیۂ تو ہم بگویم۔

حکایتِ ہشتم: شخصے دستار درویش گرفت و گریخت۔ درویش بہ گورستاں رفت و نشست۔ مردماں او را گفتند کہ آں شخص دستار ترا بطرف باغے برد، بر در گورستاں چرا نشستۂ؟ و چہ می کنی؟ گفت: او نیز آخر ایں جا خواہد آمد، ازیں سبب ایں جا نشستہ ام۔

حکایتِ نہم: شخصے در خواب با شیطان ملاقات کرد۔ یک سیلی بر روے او زد، و ریش او را گرفت و گفت: اے ملعون! دشمن ما ہستی و برائے فریب دادن ما مردماں، ریش دراز می داری۔ چوں سیلی دیگر بر روے او زد، بیدار شد، و ریش خود را در دست خود دیدہ شرمندہ گردید، و بر خود خندید۔

حکایتِ دہم: شخصے با بخیلے دوستی داشت، روزے بخیل را گفت: کہ حالا بسفر می روم، انگشتری خود مارا بدہ آں را نزد خود خواہم داشت، ہر گاہ او را خواہم دید ترا یاد خواہم کرد۔ جواب داد کہ اگر مرا یاد داشتن می خواہی، ہر گاہ انگشت خود خالی بینی مرا یاد کن کہ انگشتری از فلاں خواستہ بودم، نداد۔

حکایتِ یازدہم: روزے شاعرے تقصیر کرد۔ بادشاہ جلاد را فرمود کہ رو بروے من او را بکش۔ لرزہ بر اندام شاعر افتاد۔ ندیمے او را گفت: ایں چہ نامردی و بے جگری ست! مرداں گاہے ایں چنیں نمی ترسند۔ شاعر گفت: اے ندیم! اگر مردی بیا، بجاے من بنشیں؛ تا من برخیزم۔ بادشاہ ایں لطیفہ پسندید و خندید و تقصیر او معاف فرمود۔

حکایتِ دوازدہم: بادشاہے در خواب دید، کہ تمام دندانہاے او افتادہ اند۔ از منجمے تعبیر آں

فردوس طالباں

ہفتم: ساتویں۔ توانگر: صاحب قوت، طاقتور (''توان'' بمعنی طاقت اور ''گر'' کلمۂ نسبت سے مرکب ہے اور بمعنی مال دار مجاز ہے۔ بغیر الف کے لکھنا غلط اور پڑھنا جائز ہے۔ غیاث اللغات) مدح: تعریف۔ پس: پھر۔ ہجو: مذمت، برائی۔ بمیری: تو مر جائے (مصدر مُردن) مرثیہ: وہ نظم جس میں مردے کے اوصاف بیان کیے گئے ہوں۔ ہشتم: آٹھویں۔ دستار: پگڑی۔ گریخت: بھاگا۔ در: دروازہ۔ نیز: بھی۔ نہم: نویں۔ سیلی: تھپڑ، چانٹا، طمانچہ۔ ملعون: مردود۔ فریب: دھوکا۔ ما مرداں: ہم لوگ۔ دراز: لمبی۔ برخود: اپنے آپ پر۔ دہم: دسویں۔ دوستی داشت: دوستی کرلی۔ انگشتری: انگوٹھی۔ نزد خود: اپنے پاس۔ اگر مرا یاد داشتن خواہی: اگر تو مجھے یاد رکھنا چاہتا ہے۔ خواستہ بودم: میں نے مانگا تھا۔ یازدہم: گیارہویں۔ تقصیر: کوتاہی۔ جلاد: پھانسی دینے والا، وہ شخص جو کوڑے لگانے پر مقرر ہو۔ فرمود: حکم دیا۔ رو برو: سامنے۔ بکش: مار ڈال۔ لرزہ بر اندام شاعر افتاد: شاعر کے بدن پر کپکپی طاری ہوگئی۔ ندیم: مصاحب، ساتھی، دوست۔ نامردی: بزدلی۔ بے جگری: بے ہمتی۔ اگر مردی بیا: اگر بہادر ہے تو آ۔ برخیزم: میں اٹھ جاؤں (مصدر برخاستن)۔ لطیفہ: چٹکلہ، دل چسپ بات۔ دوازدہم: بارہویں۔ دندانہا: (دندان کی جمع) دانت۔ افتادہ اند: جھڑ گئے ہیں، گر پڑے ہیں۔ منجم: نجومی، ستاروں کا علم رکھنے والا۔

پرسید گفت: کہ ہمہ اولاد وا قارب بادشاہ رو بروے بادشاہ خواہند مرد۔ بادشاہ در خشم شد، و منجم را قید کرد، و منجم دیگرے را طلبید و تعبیر آں خواب پرسید، عرض کرد کہ از ہمہ اولاد وا قارب، بادشاہ زیادہ تر خواہد زیست۔ بادشاہ ایں لطیفہ پسندید و انعام داد۔

حکایتِ سیزدہم: شخصے پیش یکے نویسندہ رفت و گفت: خطے بنویس، گفت: پاے من درد می کند۔ آں شخص گفت: ترا جاے فرستادن نمی خواہم کہ چنیں عذر می کنی۔ جواب داد کہ ایں سخن تو راست است لیکن ہرگاہ کہ براے کسے خط می نویسم طلبیدہ می شوم براے خواندن آں؛ زیرا کہ دیگر شخص خط من خواندن نمی تواند۔

حکایتِ چہاردہم: درویشے تقصیر بزرگ کرد۔ پیش حبشی کوتوال بردند۔ کوتوال حکم کرد کہ تمام روے درویش سیاہ کنید و در تمام شہر بگردانید۔ درویش گفت: اے کوتوال! نصف روے من سیاہ کن ورنہ ہمہ مردمان شہر خواہند دانست کہ حبشی کوتوال ہستم۔ کوتوال ازیں سخن خندید و تقصیر درویش معاف کرد۔

حکایتِ پانزدہم: شاعرے مسکین پیش توانگرے رفت و چناں نزدیک او نشست، کہ میان شاعر و توانگر از یک وجب زیادہ تفاوت نبود۔ توانگر ازیں سبب برہم شد، و رُوی ترش کرد و پرسید کہ درمیان تو و خر چہ تفاوت ست؟ گفت: بقدر یک وجب۔ توانگر ازیں جواب بسیار خجل شد و عذر نمود۔

حکایتِ شانزدہم: آوردہ اند کہ حضرت آدمؑ – علیہ السلام – چوں در بہشت گندم تناول نمود ولباسہاے کہ پوشیدہ بود از تن او فرو ریخت، و بچپ و راست می گریخت، و در زیر ہر درخت پنہاں می شد۔ خطاب رسید کہ اے آدم! از ما می گریزی؟ گفت: نے خدا از تو چگونہ گریزم، و کجا تواں گریخت؟ اما از خطاے خود شرم می دارم۔

حکایتِ ہفت دہم: اعرابی شترے گم کردہ بود۔ سوگند خورد کہ چوں بیابم بہ یک درم بفروشم۔ چوں

فردوس طالباں

تعبیر: خواب کا نتیجہ۔ اقارب: (اقرب کی جمع) رشتے دار۔ خشم: غصہ۔ خواہد زیست: زندہ رہے گا۔ سیزدہم: تیرہویں۔ نویسندہ: لکھنے والا۔ ترا جائے فرستادن نمی خواہم: تجھ کو کہیں بھیجنا نہیں چاہتا ہوں راست: صحیح، سچی۔ خواندن نمی تواند: پڑھ نہیں سکتا۔ چہاردہم: چودہویں۔ بگردانید: گھماؤ۔ نصف: آدھا۔ پانزدہم: پندرہویں۔ میان: درمیان، بیچ۔ وجب: بالشت۔ تفاوت: فرق۔ برہم: ناراض۔ رُوی ترش کرد: چہرہ بگاڑ لیا۔ خجل: شرمندہ۔ عذر نمود: معذرت کی، معافی چاہی۔ شانزدہم: سولہویں۔ آوردہ اند: لوگوں کا بیان ہے۔ بہشت: جنت۔ گندم: گیہوں۔ تناول نمود: کھالیا۔ پوشیدہ بود: پہنے ہوئے تھے۔ تن: جسم۔ فرو ریخت: گر پڑا، اتر گیا۔ چپ و راست: دائیں بائیں، اِدھر اُدھر۔ پنہاں می شد: چھپنے لگے۔ خطاب رسید: آواز آئی۔ نے خدا: نہیں! اے خدا۔ اما: لیکن، مگر۔ خطا: لغزش۔ شرم می دارم: شرمندہ ہوں۔ ہفت دہم: سترہویں۔ اعرابی: دیہاتی، گنوار۔ سوگند: قسم۔ بیابم: پاؤں گا۔ درم: چاندی کا سکہ۔ بفروشم: بیچ دوں گا (مصدر فروختن)۔

شتر یافت از سوگند خود پشیماں شد۔ گربہ در گردن شتر آویخت و بانگ زد کہ شتر را بہ یک درم می فروشم، وگر بہ را بصد درم۔ اما از یک دیگر جدا نمی فروشم۔ شخصے دراں جا وارد شد و گفت: چہ ارزاں بودے اگر ایں شتر را قلادہ در گردن نبودے!

حکایتِ ہیجدہم: نابینائے در شب تار چراغ در دست و سبوے بر دوش گرفتہ در بازار می رفت، شخصے از وے پرسید کہ اے احمق! روز و شب در چشم تو یکساں ست از چراغ ترا فائدہ چیست؟ نابینا خندید و گفت: ایں چراغ برائے من نیست بلکہ برائے تست؛ تا در شب تار سبوے مرا نشکنی۔

حکایتِ نوزدہم: بادشاہے از منجمے پرسید کہ چند سال از عمر من باقیست؟ گفت: دہ سال۔ بادشاہ بسیار متفکر گردید و ہم چو بیمار بر بستر افتاد۔ وزیر عاقل بود، منجم را رو بروے بادشاہ طلبید، و پرسید کہ چند سال از عمر تو باقی ست؟ گفت: بست سال۔ وزیر ہماں وقت از شمشیر منجم را رو بروے باشاہ بہ قتل رسانید، بادشاہ خوشنود گردید و حکمت وزیر را پسندید، و باز ہیچ سخن منجم نشنید۔

حکایتِ بستم: نقاشے در شہرے رفت و آں جا پیشۂ طبابت آغاز کرد۔ بعد چند روز شخصے از وطن او در آں شہر رسید و او را دید و پرسید کہ حالا چہ پیشہ می کنی؟ گفت: طبابت۔ پرسید چرا؟ گفت: از برائے آں کہ اگر دریں پیشہ تقصیرے می کنم خاک آں را می پوشد۔

حکایتِ بست ویکم: روزے شخصے باخود می گفت: کہ ہر چہ در زمین و آسمان ست ہمہ برائے من ست، خدا مرا بسیار بزرگ آفرید۔ در آں اثنا پشہ بر بینی او نشست و گفت: ترا چنیں غرور نشاید؛ زیرا کہ ہر چہ در زمین و آسمان ست خدا برائے تو آفرید۔ اما ترا برائے من، ندانی کہ من از تو بزرگ ترام؟

حکایتِ بست ودوم: بادشاہے دانش مندے را طلبید و گفت: می خواہم کہ ترا قاضی ایں شہر کنم، دانش مند گفت: لائق ایں کار نیستم۔ بادشاہ پرسید چرا؟ جواب داد کہ آں چہ گفتم اگر راست گفتم،

فردوس طالباں

پشیماں: شرمندہ، پچھتانے والا۔ آویخت: لٹکا دیا۔ بانگ زد: آواز لگائی، اعلان کیا۔ از یک دیگر جدا نمی فروشم: ایک سے دوسرے کو الگ نہیں بیچوں گا، الگ الگ نہیں بیچوں گا۔ وارد شد: آیا۔ قِلادہ: گلے کا پٹہ، گلو بند۔ ہیجدہم: اٹھارہویں۔ نابینا: اندھا۔ سَبو: گھڑا، مٹکا، صراحی۔ احمق: بے وقوف۔ تا: تا کہ۔ نشکنی: تو نہ توڑے۔ نوزدہم: انیسویں۔ ہم چو بیمار: بیمار کی طرح۔ عاقل: عقل مند، ہوشیار۔ شمشیر: تلوار۔ بقتل رسانید: قتل تک پہنچا دیا، قتل کر دیا۔ خوشنود: راضی، خوش۔ بستم: بیسویں۔ نقاش: نقش ونگار بنانے والا، آرٹسٹ۔ پیشہ: کام، دھندا، روزگار، فن۔ طبابت: (بکسر طا) علاج معالجہ، ڈاکٹری۔ بست ویکم: اکیسویں۔ باخود می گفت: دل میں کہہ رہا تھا، سوچ رہا تھا۔ آفرید: پیدا کیا۔ اثنا: درمیان۔ پَشہ: مچھر۔ بینی: ناک۔ غرور: گھمنڈ۔ نشاید: زیب نہیں دیتا ہے (مصدر شائستن: لائق ہونا)۔ بست ودوم: بیسویں۔ دانش مند: ہوشیار، سمجھ دار۔ قاضی: حاکم شرعی، جج۔ آں چہ: جو کچھ۔

مرا معذور دارید، واگر دروغ گفتم پس دروغ گو را قاضی کردن مصلحت نیست۔ بادشاہ عذر دانش مند پسندید، واورا معذور داشت۔

حکایتِ بست وسوم: کوزے را گفتند، می خواہی کہ پشت تو راست شود یا پشت دیگر مرداں ہم چو پشت تو کوز گردد؟ گفت: می خواہم کہ پشت دیگر مرداں کوز گردد؛ تا ازاں چشم کہ دیگراں مرا می بینند من آں ہارا ہم بینم۔

حکایتِ بست وچہارم: دانش مندے مصاحب بادشاہ بود وموے ریش خود می کند۔ روزے بادشاہ اورا گفت: کہ اگر بار دیگر موے ریش خواہی بر کند، بر تو سیاست خواہم نمود۔ بعد چند روز دانش مند کارے کرد کہ بادشاہ برو مہرباں گردید، واورا گفت: ہر چہ بخواہی ترا بخشم، دانش مند گفت: ریش من مرا بخش، دیگر ہیچ نمی خواہم۔ بادشاہ تبسم کرد، وگفت: اگر خوشی تو در ہمیں ست، بخشیدم۔

حکایتِ بست وپنجم: دزدے در مقام شخصے برائے دزدیدن اسپ رفت۔ اتفاقاً گرفتار شد۔ صاحب اسپ دزد را گفت: اگر حکمت دزدی اسپ مرا بنمائی ترا آزاد کنم۔ دزد قبول کرد، نزد اسپ رفت ورسن پائے او کشاد، وبعد ازاں لگام داد، پس بر اسپ سوار شد وتیز راند، وگفت: ببیں! ایں طور دزدی می کنند۔ مرداں ہر چند تعاقب او کردند نیافتند۔

حکایتِ بست وششم: شخصے بسیار مفلس بود، اسپے داشت، آں را در اصطبل بست، لیکن طرفے کہ سر اسپاں شود او دُم او کرد، وندا درداد کہ اے مرداں! تماشائے عجیب ببینید کہ سر اسپ بجائے دم است، ہمہ مردمان شہر جمع شدند۔ ہر شخصے کہ در اصطبل برائے تماشا رفتن می خواست از و اندکے نقد می گرفت، واورا راہ می داد، ہر کہ در آں اصطبل می رفت، شرمندہ ازاں جا باز می آمد وہیچ نمی گفت۔

فردوسِ طالباں

معذور: مجبور، ناچار۔ معذور داشتن: معاف رکھنا، قابل عذر سمجھنا۔ دروغ: جھوٹ۔ دروغ گو: جھوٹا۔ مصلحت: بھلائی، حکمت۔ بست وسوم: تیئیسویں۔ کوز: وہ آدمی جس کی پیٹھ جھک گئی ہو، کبڑا۔ راست: سیدھی۔ ہم چوں پشت تو کوز گردد: تیری پیٹھ کی طرح ٹیڑھی ہو جائے۔ بست وچہارم: چوبیسویں۔ موے ریش: ڈاڑھی کا بال۔ کندن: اکھاڑنا۔ بار دیگر: دوبارہ۔ سیاست: سزا۔ دیگر ہیچ نمی خواہم: اور کچھ نہیں چاہتا ہوں۔ بست وپنجم: پچیسویں۔ مقام: محل، گھر۔ دزدیدن: چرانا۔ اتفاقاً: اچانک، یکایک۔ صاحب: ساتھی۔ صاحب اسپ: گھوڑے کا مالک۔ دزدی: چوری۔ مرا بنمائی: مجھ کو بتادے۔ رسن: رسی۔ کشاد: کھول دی۔ لگام داد: لگام کسی۔ پس: پھر۔ راند: ہانکا۔ ہر چند: کتنا ہی، کیسا ہی، جتنا کچھ، جس قدر، بہتیرا۔ تعاقب: پیچھا۔ بست وششم: چھبیسویں۔ مفلس: غریب، کنگال۔ اصطبل: (بکسر اول) گھوڑوں کے باندھنے کی جگہ۔ بست: باندھ دیا۔ طرفے کہ: جس طرف۔ ندا درداد: آواز دی، اعلان کیا۔ از و: اس سے۔ اندک: تھوڑا۔ نقد: روپیہ، پیسہ۔ ہر کہ: جو بھی۔

حکایتِ بست و ہفتم: امیر تیمور لنگ چوں بہ ہندوستاں رسید، مطرباں را طلبید وگفت: از بزرگاں شنیدہ ام کہ در دہلی شہر مطربان کامل اند۔ مطربے نابینا پیش بادشاہ حاضر شد، وسرودے آغاز کرد۔ بادشاہ بسیار خوش گردید و نام او پرسید۔ گفت: نام من دولت ست۔ گفت: دولت ہم کور می شود؟ جواب داد: اگر دولت کور نبودے بخانۂ لنگ نیامدے۔ بادشاہ ایں جواب پسندید و انعام بسیار داد۔

حکایتِ بست و ہشتم: شخصے نزد طبیب رفت وگفت: شکم من درد می کند، دوا کن۔ طبیب پرسید امروز چہ خوردۂ؟ گفت: نان سوختہ۔ طبیب دوا در چشم او کردن خواست۔ آں شخص گفت: اے طبیب! درد شکم را با چشم چہ نسبت؟ حکیم گفت: اول ترا دوائے چشم می باید کرد؛ زیرا کہ اگر چشمت درست بودے نان سوختہ کی خوردے۔

حکایتِ بست و نہم: شخصے را یک کیسۂ دینار در خانہ گم شد۔ او بقاضی خبر کرد۔ قاضی ہمہ مردمانِ خانہ را طلبید، و بہ ہر کس یک یک چوب داد کہ ہمہ آں در طول برابر بود گفت: ہر کہ دزد ست چوب او بقدر یک انگشت دراز خواہد شد۔ چوں ہمہ را رخصت کرد شخصے کہ دزد دیدہ بود ترسید، و چوب را بقدر یک انگشت تراشید۔ روز دیگر چوں قاضی ہمہ را طلبید و چوبہا دید، معلوم کرد کہ دزد اینست، کیسۂ دینار ازو گرفت و سیاست نمود۔

حکایتِ سی اُم: شخصے با شخصے شرط کرد کہ اگر بازی نیابم یک آثار گوشت از اندام من بتراش۔ چوں بازی نیافت، مدعی ایفائے شرط خواست، او قبول نہ کرد۔ ہر دو پیش قاضی رفتند۔ قاضی مدعی را گفت: معاف کن۔ قبول نہ کرد۔ قاضی برہم شد، فرمود کہ بتراش لیکن اگر اندک یا زیادہ از آثار خواہی تراشید ترا سیاست خواہم نمود۔ مدعی نتوانست ناچار شدہ معاف کرد۔

حکایتِ سی و یکم: شخصے طوطی پرورد، و او را زبان فارسی آموخت۔ طوطی در جواب ہر سخن می گفت:

فردوس طالباں

بست و ہفتم: ستائیسویں۔ تیمور لنگ: (بکسر تا) ایک مشہور بادشاہ کا نام۔ اس لفظ میں یائے تحتانی اور واو غیر ملفوظ ہے لہذا ''تمر'' پڑھنا چاہیے (غیاث)۔ مطربان: (مطرب کی جمع) گویے۔ سرود: نغمہ، راگ، گانا۔ آغاز کرد: شروع کیا۔ کور: اندھا۔ لنگ: اپاہج، لنگڑا۔ بست و ہشتم: اٹھائیسویں۔ طبیب: حکیم، ڈاکٹر۔ شکم: پیٹ۔ نان سوختہ: جلی ہوئی روٹی۔ دوا در چشم او کردن خواست: اس کی آنکھ میں دوا ڈالنا چاہی۔ درد شکم را با چشم چہ نسبت؟: پیٹ کے درد کا آنکھ سے کیا تعلق؟ می باید کرد: کرنا چاہیے۔ بست و نہم: انتیسویں۔ کیسہ: تھیلی۔ دینار: اشرفی، سونے کا سکہ۔ چوب: لکڑی۔ طول: لمبائی۔ بقدر یک انگشت: ایک انگلی کے برابر۔ رخصت کرد: روانہ کر دیا۔ تراشید: کاٹ دیا۔ سیم: تیسویں۔ اگر بازی نیابم: اگر بازی نہ جیت سکوں۔ آثار: سیر (مقدار)۔ بتراش: تو کاٹ۔ مدعی: دعوی کرنے والا، حریف، مقابل۔ ایفائے شرط: شرط کو پورا کرنا۔ ہر دو: دونوں۔ برہم: ناراض۔ سیاست خواہم نمود: سزا دوں گا۔ مدعی نتوانست: مدعی (ایسا) نہ کر سکا۔ ناچار شدہ: مجبور ہو کر۔ سی و یکم: اکتیسویں۔ پرورد: پالا۔ آموخت: سکھایا۔

''دریں چہ شک''۔ روزے آں شخص طوطی را در بازار برائے فروختن برد، وصد روپیہ قیمت آں ظاہر کرد۔ مغلے از طوطی پرسید کہ لائق صد روپیہ ہستی؟ گفت: ''دریں چہ شک''۔ مغل خوش نود شد وطوطی را خرید، وبخانۂ خود برد۔ ہر سخن کہ باطوطی می گفت، جواب آں ''دریں چہ شک'' می یافت، در دل خود شرمندہ وپشیماں گردید وگفت: حماقت کردم کہ چنیں طوطی خریدم، گفت: ''دریں چہ شک''، مغل را تبسم آمد وطوطی را آزاد کرد۔

حکایتِ سی ودوم: دانش مندے در مسجدے نشست، وبا مردماں وعظ می گفت۔ شخصے در مجلس می گریست۔ روزے دانش مند گفت: سخن من در دل ایں شخص بسیار اثر می کند ازیں سبب می گرید۔ دیگراں آں شخص را گفتند کہ در دل ما سخن دانش مند ہیچ اثر نمی کند چگونہ دل داری کہ می گریی؟ گفت: بر سخن دانش مند نمی گریم بلکہ یک خصی پرورده بودم، واورا بسیار دوست می داشتم چوں خصی پیر شد، مُرد، ہرگاہ دانش مند سخن می گوید وریش اومی جنبد خصی مرا یاد می آید؛ زیرا کہ ایں چنیں ریش دراز می داشت۔

حکایتِ سی وسوم: روزے سکندر با حاضرین مجلس گفت کہ گاہے کسے را محروم نکردم، ہرکس ہرچہ از من خواست بخشیدم۔ شخصے آں وقت عرض کرد کہ خداوند! مرا یک درم درکار ست بخش۔ سکندر فرمود کہ از بادشاہاں چیزے مختصر خواستن بے ادبیست۔ آں شخص گفت کہ اگر بادشاہ را از یک درم دادن شرم می آید ملکے مرا بخشد۔ سکندر گفت: اول سوال کردی کم از مرتبۂ من، ودیگر سوال کردی زیادہ از مرتبۂ خود، ہر دو سوال بیجا کردی۔ آں شخص لاجواب شد وشرمندہ گردید۔

حکایتِ سی وچہارم: شخصے نوکرے خود را گفت کہ اگر علی الصباح دو زاغ در یک جا نشستہ بینی، مرا خبر کن کہ آں ہارا خواہم دید، شگون نیک خواہم یافت، تمام روز مرا بخوشی خواہد گذشت۔ القصہ نوکر اودو زاغ را یک جا دید، صاحب خود را خبر کرد۔ صاحب او چوں بیروں آمد یک زاغ را دید، وزاغ دیگر پریدہ بود، بسیار بر نوکر غصہ شد، وتازیانہ زدن گرفت۔ ہماں وقت دو ستے برائے او طعام فرستاد۔ نوکر عرض کرد

فردوس طالباں

دریں چہ شک: اس میں کیا شک۔ فروختن: بیچنا۔ مغل: ترکستان کی ایک قوم کا نام، ترکستان کا باشندہ۔ ہرسخن: جو بات۔ تبسم آمد: ہنسی آگئی۔ سی ودوم: بتیسویں۔ وعظ: نصیحت، تقریر۔ می گرید: رو رہا ہے (مصدر: گریستن)۔ چگونہ دل داری: تو کیسا دل رکھتا ہے۔ دوست داشتن: عزیز رکھنا، پسند کرنا۔ پیر: بوڑھا۔ مُرد: مر گیا۔ می جنبد: ہلتی ہے۔ سی وسوم: تینتیسویں۔ سکندر: یونان کا ایک مشہور فاتح۔ محروم: نا امید، ناکام۔ کس: آدمی، شخص، کوئی۔ بخشیدن: بخشنا، دینا۔ عرض: گزارش۔ خداوند: آقا، مالک۔ درکار: ضرورت۔ بخش: عنایت کریں۔ مختصر: حقیر، ذلیل۔ بے جا: نا مناسب۔ سی وچہارم: چونتیسویں۔ علی الصباح: صبح سویرے۔ زاغ: کوا۔ یک جا: اکٹھا، ایک جگہ۔ شگون: فال۔ القصہ: حاصل کلام، غرضے کہ، قصہ مختصر۔ صاحب: آقا، مالک۔ پریدہ بود: اڑ چکا تھا۔ تازیانہ: کوڑا، چابک، ہنٹر۔ زدن گرفت: مارنے لگا۔ طعام: کھانا۔

کہ اے خداوند! یک زاغ را دیدی طعام یافتی، اگر دو زاغ را می دیدی می یافتی آں چہ من یافتم۔

حکایتِ سی و پنجم: شاعرے پیش توانگر رفت و بسیار او را ستود، توانگر خوشنود شد و گفت: نزدِ من نقد نیست لیکن غلہ بسیار ست اگر فردا بیائی بدہم۔ شاعر بخانۂ خود رفت و وقت سحر نزد توانگر باز آمد۔ توانگر پرسید چرا آمدی؟ گفت: دی روز وعدۂ دادن غلہ کردی، ازیں سبب باز آمدہ ام۔ توانگر گفت: عجب احمق ہستی! تو از سخن مرا خوش کردی من نیز ترا خوش نمودم، حالا چرا غلہ دہم؟ شاعر شرمندہ شدہ باز یافت۔

حکایتِ سی و ششم: شبے قاضی در کتابے دید کہ ہر کہ سر خرد می دارد و ریش دراز، احمق می شود۔ قاضی سرِ خرد داشت و ریش بسیار دراز۔ با خود گفت کہ سر را بزرگ کردن نمی توانم لیکن ریش را کوتاہ خواہم ساخت۔ مقراض تلاش کرد نیافت، ناچار نیم ریش را در دست گرفت و نزد چراغ برد۔ چوں موے را آتش گرفت شعلہ در دست او رسید، ریش را گذاشت، ہمہ ریش او سوختہ شد۔ قاضی بسیار شرمندہ گردید بسبب ایں کہ ہر چہ در کتاب بود باثبات رسید۔

حکایتِ سی و ہفتم: دو مصور باہم گفتند کہ ما ہر دو کساں تصویر بکشیم و بہ بینیم کدام خوب می کشد۔ یک مصور خوشۂ انگور نقش نمود، و آں را بر دروازہ آویخت۔ مرغاں آمدند و براں منقار زدند۔ مردماں آں تصویر را بسیار پسندید، و در خانۂ مصور دیگر رفتند، و پرسیدند کہ کجا تصویر کشیدۂ؟ گفت: در پس ایں پردہ۔ مصورِ اول خواست کہ پردہ بردارد، چوں دست بر پردہ نہاد، معلوم کرد کہ پردہ نیست بلکہ دیوار است کہ براں تصویر کشیدہ است۔ مصور دیگر گفت کہ تو چناں تصویر کشیدی کہ مرغاں فریب خوردند، و من چناں تصویر کشیدم کہ مصور فریفت۔

حکایتِ سی و ہشتم: روزے بادشاہے ظالم تنہا از شہر بیروں رفت، شخصے را کہ زیر درخت نشستہ دید پرسید کہ بادشاہ ایں ملک چگونہ ست؟ ظالم یا عادل۔ گفت: بسیار ظالم ست۔ بادشاہ گفت: مرا شناسی؟

فردوس طالباں

می یافتی آنچہ من یافتم: آپ بھی وہی پاتے جو میں نے پایا یعنی جس طرح میں پٹا آپ بھی پٹتے۔ سی و پنجم: پینتیسویں۔ ستود: تعریف کی۔ غلہ: اناج۔ سحر: صبح۔ خوش نمودم: میں نے خوش کر دیا۔ باز یافت: واپس ہوا۔ سی و ششم: چھتیسویں۔ خرد: چھوٹا۔ سر را بزرگ کردن نمی توانم: سر بڑا نہیں کر سکتا ہوں۔ کوتاہ: چھوٹی۔ مقراض: قینچی۔ ناچار: مجبوراً۔ آتش گرفت: آگ نے پکڑ لیا، آگ لگ گئی۔ شعلہ: آگ کی لپٹ۔ گذاشت: چھوڑ دیا۔ سوختہ شد: جل گئی۔ باثبات رسید: ثابت ہو گیا۔ سی و ہفتم: سینتیسویں۔ مصور: تصویر بنانے والا، نقاش، آرٹسٹ۔ باہم: آپس میں۔ ما ہر دو کساں: ہم دونوں آدمی۔ خوشہ: گچھا۔ آویخت: لٹکا دیا۔ مرغاں: (مرغ کی جمع) پرند۔ منقار: چونچ۔ خواست: چاہا۔ بردارد: وہ اٹھائے (مصدر برداشتن)۔ نہاد: رکھا۔ فریفت: دھوکا کھا گیا۔ سی و ہشتم: اڑتیسویں۔ زیر: نیچے۔ عادل: انصاف کرنے والا۔ مرا شناسی؟: تو مجھ کو پہچانتا ہے؟۔

اعتماد را نشاید۔ لشکری آشفتہ برخاست، وبحضور بادشاہ رفت، و بکمال تہور و شجاعت فرمانے کہ از مہر بادشاہی رونق گرفتہ بود، پیش نظر بگماشت، و مانند زمزمہ سرایاں باواز نرم سرائیدن گرفت، و سر را خود بخود جنبانیدن۔ چوں چشم شاہ برآں لشکری افتاد پرسید کہ چہ می کنی؟ و چہ می خواہی؟ سپاہی گفت کہ بندہ بطلب علوفہ رفتہ بود و فرمان را بنمود، وزیر گفت کہ تمسک تو مثل سرود کہنہ معلوم می شود، حالا امتحان می کنم کہ بکدام ترانہ موافق می شود، شاہ لطیفہ اش پسندید، و نعمت بے قیاس بخشید۔

حکایتِ چہل و چہارم: دو کس مال خود را بہ پیرزنے بسپردند، و گفتند کہ ہرگاہ ما ہر دو خواہیم آمد، خواہیم گرفت۔ بعد چند روز شخصے از آں ہا نزد پیرزن آمد، و گفت کہ شریک من مرد، حالا آں مال مرا بدہ۔ پیرزن ناچار شد۔ و بعد ساعتے چند، شخص دیگر آمد و مال خواست۔ پیرزن گفت کہ شریک تو آمدہ بود و ترا مردہ ظاہر ساخت، ہر چند مبالغہ کردم لیکن سخنِ من نشنید، و ہمہ مال را برد۔ آں شخص زن را پیش قاضی برد و انصاف خواست۔ قاضی بعد از تامل دریافت کہ زن بے تقصیر ست، فرمود کہ اول شرط کردہ بودی کہ ہرگاہ ما ہر دو شریک خواہیم آمد، مال خواہیم گرفت، تو شریک خود را بیار و مال بگیر، تنہا چگونہ یابی؟ مرد لاجواب شدہ راہ خود پیش گرفت۔

حکایتِ چہل و پنجم: درویشے بردکان بقالے رفت، و در خریدن شتابی کرد۔ بقال درویش را دشنام داد۔ درویش در خشم شد و پاپوشے بر سر بقال زد۔ بقال پیش کوتوال رفت و نالش نمود۔ کوتوال درویش را طلبیدہ پرسید کہ چرا بقال را زدی؟ درویش گفت کہ بقال مرا دشنام داد۔ کوتوال گفت: اے درویش! تقصیر بزرگ کردی لیکن فقیر ہستی، ازیں سبب ترا سیاست نمی کنم، برو! ہشت آنہ بہ بقال بدہ کہ سزائے تقصیر تو ہمین ست۔ درویش یک روپیہ از جیب خود برآوردہ در دست کوتوال داد

فردوس جالساں

اعتماد را نشاید: بھروسے کے لائق نہیں ہے۔ آشفتہ: پریشان ہوکر، ناراض ہوکر۔ حضور: (کلمۂ تعظیم) جناب۔ تہور: دلیری، بے باکی۔ شجاعت: بہادری۔ فرمان: حکم نامہ، شاہی حکم۔ رونق گرفتہ بود: مزین تھا۔ پیش نظر بگماشت: نگاہ کے سامنے رکھا۔ زمزمہ سرایاں: نغمہ گانے والے، گویے۔ باواز نرم: آہستہ آواز میں۔ سرائیدن گرفت: گانے لگا۔ لشکری: فوجی، سپاہی۔ علوفہ: خوراک، روزینہ۔ تمسک: دستاویز، تحریری سند۔ امتحاں کنم: جائزہ لے رہا ہوں، جانچ رہا ہوں ترانہ: راگ، گیت۔ بے قیاس: بے انتہا، بے شمار۔ چہل و چہارم: چوالیسویں۔ پیرزنے: ایک بوڑھی عورت۔ بسپردند: حوالے کیا۔ ماہر دو: ہم دونوں۔ خواہیم گرفت: ہم لے لیں گے۔ شریک: ساتھی، حصہ دار۔ ساعتے چند: تھوڑی دیر۔ ظاہر ساخت: ظاہر کیا۔ مبالغہ: کسی بات میں انتہائی کوشش کرنا، حد سے بڑھ جانا۔ تامل: غور و فکر۔ بے تقصیر: بے قصور۔ راہ خود پیش گرفت: اپنا راستہ پکڑا، چلا گیا۔ چہل و پنجم: پینتالیسویں۔ بقال: سبزی فروش، بنیا۔ شتابی: جلدی۔ دشنام: گالی۔ پاپوش: جوتا۔ نالش: شکایت۔ سیاست: سزا۔ برآوردہ: نکال کر۔

ویک پاپوش برسر کوتوال زد و گفت: اگر چنیں انصاف ست ہشت آنہ تو بگیر، و ہشت آنہ اورا بدہ۔

حکایتِ چہل و ششم: بادشاہے بر دشمنے فوج فرستاد، آں فوج شکست یافت، شخصے جلد نزد بادشاہ آمدہ خبر رسانید کہ فوج شما فتح یافت، بادشاہ بسیار خوشنود گردید۔ و بعد از دو روز خبر ہزیمت یافت۔ بادشاہ برآں شخص سیاست کردن خواست۔ عرض کرد کہ اے خداوند! لائق سیاست نیستم؛ زیرا کہ دو روز شمارا خوشنود کردم، تو چرا مارا ناخوش می کنی؟ بادشاہ ایں لطیفہ را پسندید و اورا انعام فرمود۔

حکایتِ چہل و ہفتم: بخیلے دوستے را گفت: یک ہزار روپیہ نزد من ست، می خواہم کہ ایں روپیہ ہارا بیروں از شہر مدفون کنم وسوائے تو با کسے ایں راز نگویم۔ القصہ ہر دو کساں بیرون شہر رفتہ زیر درختے نقد مذکور دفن کردند۔ بعد چند روز بخیل تنہا زیر آں درخت رفت، واز نقد ہیچ نشاں نیافتہ، باخود گفت کہ سوائے آں دوست کسے نبردہ است، لیکن اگر ازو پرسم ہرگز اقرار نخواہد کرد، پس بخانۂ او رفت و گفت: بسیار نقد بدست من آمدہ است، می خواہم کہ ہماں جا نہم، پس اگر فردا بیائی باہم برویم۔ دوست مذکور بہ طمع نقد بسیار آں نقد را آں جا باز نہاد، و بخیل روز دیگر آں جا تنہا برفت، نقد خود یافت و حکمت خود را پسندید، و باز بر دوستی دوستاں اعتماد نکرد۔

حکایتِ چہل و ہشتم: شخصے گرسنہ می رفت، اعرابی را دید کہ بر کنار دریا طعام می خورد، نزد او رفت و گفت: از طرف خانۂ تو می آیم۔ اعرابی پرسید کہ زن و فرزند وشتر من ہمہ بخیریت اند؟ گفت: بلے! اعرابی را خاطر جمع شد و باز برآں شخص نظر نہ کرد۔ آں شخص گفتن آغاز کرد: کہ اے اعرابی! ایں سگ کہ حالا بحضور تو نشستہ است اگر سگ تو زندہ می ماند چنیں می شد۔ اعرابی سر بالا کرد و گفت: سگ من از چہ سبب مُرد؟ گفت: گوشت شتر تو بسیار خورد۔ پرسید کہ شتر چگونہ مرد؟ گفت: زن تو مُرد ازیں سبب کسے اورا کاہ و دانہ و آب نداد۔ پرسید زن چگونہ مرد؟ گفت: در غم پسر تو بسیار گریست و سنگ را بر سر و سینہ زد۔ پرسید پسر چگونہ مرد؟ گفت: خانہ برو افتاد۔ اعرابی چوں ایں احوال خانہ خرابی شنید، خاک بر سر انداخت و طعام را ہماں جا گذاشت وطرف خانۂ خود روانہ شد۔ آں شخص بدیں حکمت طعام یافت۔

فردوس طالباں

چہل و ششم: چھیالیسویں۔ فرستاد: بھیجی۔ شکست یافت: ہار گئی۔ فتح: جیت۔ ہزیمت: شکست، ہار۔ چہل و ہفتم: سینتالیسویں۔ مدفون کنم: دفن کر دوں۔ راز: بھید۔ باخود گفت: دل میں سوچا۔ طمع: لالچ، امید۔ حکمت: تدبیر، دانائی۔ چہل و ہشتم: اڑتالیسویں۔ کنار: کنارہ۔ زن: عورت، بیوی۔ فرزند: بیٹا۔ خاطر جمع شد: مطمئن ہو گیا۔ بحضور تو: تیرے سامنے۔ سر بالا کرد: سر اٹھایا۔ کاہ: گھاس۔ احوال: (حال کی جمع) حالات۔ خانہ خرابی: گھر کی بربادی۔ خاک: مٹی۔

حکایتِ چہل و نہم: سوداگراں پیش بادشاہ رفتند، واسپاں را بروعرض نمودند۔ بادشاہ بسیار پسندید وخرید ولک روپیہ زیادہ از قیمت بسوداگراں داد، وفرمود کہ از ملک خود باز اسپاں را بیارید۔ سوداگراں رخصت شدند۔ روزے بادشاہ درحالت خوشی ومستی وزیر را گفت کہ اسامی جمیع احمقاں بنویس۔ وزیر عرض کرد کہ پیش ازیں نوشتہ ام واولِ نامہا نام حضرت ست۔ پرسید چرا؟ گفت: سوداگراں را لک روپیہ کہ برائے آوردن اسپاں بے ضامنی واطلاع مسکن آں ہا عنایت شد، علامت حماقت ست۔ بادشاہ گفت: اگر سوداگراں اسپاں را بیارند، پس چہ باید کرد؟ گفت: اگر بیارند، نام حضرت از دفتر احمقاں محو خواہم کرد، ونام سوداگراں آں جا خواہم نوشت۔

حکایتِ پنجاہم: شخصے مال بسیار صرافے را سپرد وبسفر رفت۔ چوں باز آمد تقاضا نمود۔ صراف انکار کرد وقسم خورد کہ مرا ہیچ نہ سپردۂ۔ آں شخص پیش قاضی رفت واحوال خود گفت۔ قاضی تامل کردہ فرمود کسے را مگو کہ فلاں صراف مال من نمی دہد، تدبیرے برائے مال تو خواہم کرد۔ قاضی آں صراف را طلبید وگفت: کارہائے بسیار بمن پیش آمدہ است، تنہا کردن نمی توانم، ترا نائب خود کردن می خواہم؛ زیرا کہ متدین ہستی۔ صراف قبول کرد وبسیار خوش گردید۔ چوں بخانہ رفت قاضی آں شخص را طلبید وگفت: حالا مال خود از صراف بخواہ، البتہ خواہد داد۔ شخص مذکور پیش صراف رفت۔ صراف چوں روئے او دید گفت: بیا بیا، خوش آمدی، مال تو فراموش کردہ بودم، دی شب مرا یاد آمد۔ القصہ مال بہ او داد واز طمع نیابت پیش قاضی رفت۔ قاضی گفت: امروز پیش بادشاہ رفتہ بودم، شنیدم کہ کارے بزرگ ترا سپردن می خواہد، خدارا شکر کن کہ مرتبۂ بزرگ خواہی یافت۔ حالا نائب دیگر برائے خود تلاش خواہم کرد۔ القصہ قاضی اورا بدیں حیلہ رخصت کرد۔

حکایتِ پنجاہ ویکم: روزے بادشاہے باوزیر برائے سیر رفت۔ بہ کشت زارے رسید ودرختانِ گندم دید از قدّ آدم درازتر۔ بادشاہ متعجب شد وگفت: چنیں دراز درختان گندم گاہے ندیدہ ام۔

فردوس طالباں

چہل ونہم: انچاسویں۔ سوداگر: تاجر۔ اسپان: (اسپ کی جمع) گھوڑے۔ عرض نمودند: انھوں نے پیش کیا۔ لک: لاکھ۔ اَسامی: (اسم کی جمع الجمع) نام۔ جمیع: تمام، سب۔ پیش ازیں: اس سے پہلے۔ اول نامہا: سب سے پہلا نام۔ آوردن: لانا۔ ضامنی: ضمانت، ذمہ داری۔ اطلاع: خبر۔ مسکن: رہنے کی جگہ، مکان، ٹھکانہ۔ عنایت شد: عطا کیا گیا، مل گیا۔ حماقت: بے وقوفی۔ دفتر: کاغذات کا مجموعہ، رجسٹر۔ محو خواہم کرد: مٹادوں گا۔ پنجاہم: پچاسویں۔ کارہائے بسیار بمن پیش آمدہ است: بہت سے کام میرے سامنے آگئے ہیں۔ نائب: قائم مقام۔ متدین: دین دار، دیانت دار۔ خوش آمدی: تیرا آنا مبارک ہو۔ فراموش کردہ بودم: میں بھول گیا تھا۔ حیلہ: بہانہ، تدبیر۔ پنجاہ ویکم: اکیاونویں۔ با: ساتھ۔ کشت زار: کھیت۔ قدآدم: آدمی کا قد۔ متعجب شد: تعجب میں پڑ گیا۔

وزیر عرض کرد کہ اے خداوند! در وطن من درختان گندم ہم چو قد فیل بلند می شوند، بادشاہ تبسم نمود۔ وزیر با خود گفت کہ بادشاہ سخن من دروغ پنداشت، ازیں سبب تبسم کرد۔ چوں از سیر باز آمد خط بمردمان وطن خود برائے چند درختان گندم فرستاد، تا کہ خط آں جا رسید، فصل گندم گذشتہ بود۔ القصہ بعد یک سال درختان گندم آں جا رسیدند، وزیر پیش بادشاہ برد۔ بادشاہ پرسید چرا آوردی؟ عرض کرد کہ در سال گذشتہ روزے عرض کردہ بودم کہ درختان گندم ہم چو قد فیل بلند می شوند، حضور تبسم کردند، با خود گفتم کہ سخن من دروغ پنداشتند، برائے تصدیق سخن خود آوردم۔ بادشاہ گفت کہ حالا باور کردم لیکن زنہار پیش کسے چنیں سخن مگو کہ بعد سالے باور کند۔

حکایتِ پنجاہ ودوم: سوارے در شہرے رفت، شنید کہ ایں جا دزداں بسیار اند، وقت شب سائیس را گفت کہ تو بخسپ من بیدار خواہم ماند؛ زیرا کہ مرا بر تو اعتماد نیست۔ سائیس گفت: اے خداوند! ایں چہ سخن ست، نمی پسندم کہ من در خواب باشم و صاحب بیدار، زنہار ایں چنیں نخواہم کرد۔ القصہ صاحب او خفت و بعد یک پاس بیدار گردید، سائیس را گفت: چہ می کنی؟ گفت: در فکر ہستم کہ خدا زمین را بر آب چگونہ گسترد؟ گفت: می ترسم کہ دزداں آیند و ترا خبر نشود۔ گفت: اے خداوند! خاطر جمع دارید، خبردار ہستم۔ سوار باز خفت و بہ نصف شب بیدار شد و پرسید، اے سائیس! چہ می کنی؟ گفت: در فکر ہستم کہ خدا چگونہ آسمان را بے ستون استادہ کرد۔ گفت: در فکر تو می ترسم مبادا کہ دزداں بیایند و اسپ را ببرند۔ اگر خفتن می خواہی بخسپ من بیدار خواہم ماند۔ گفت: مرا خواب نمی آید۔ سوار خفت و چوں ساعتے شب باقی ماند بیدار شد۔ سائیس را پرسید چہ می کنی؟ گفت: در فکر ہستم کہ اسپ را دزد بردہ ست فردا زین را من بر سر خواہم داشت یا صاحب؟

حکایتِ پنجاہ وسوم: دانش مندے ہزار روپیہ عطارے را سپرد، و بسفر رفت، بعد مدت از سفر باز آمد و روپیۂ خود از عطار خواست۔ عطار گفت: دروغ می گوئی مرا نسپردۂ، دانش مند باوے در آویخت۔ مردماں جمع شدند و دانش مند را تکذیب کردند، و گفتند: ایں عطار بسیار دیانت دار ست،

فردوس طالباں

فیل: ہاتھی۔ پنداشت: سمجھا۔ تا: جب تک۔ فصل: موسم، پیداوار۔ تصدیق: سچائی ظاہر کرنا، سچ ہونے کی تائید۔ باور: یقین۔ زنہار: ہرگز۔ پنجاہ ودوم: باونویں۔ بخسپ: تو سوجا (امر از خفتن)۔ اعتماد: بھروسا۔ خواب: نیند۔ خفت: سوگیا۔ پاس: پہر۔ گسترد: بچھایا۔ خاطر جمع دارید: اطمینان رکھیے۔ ستون: کھمبا، پایہ۔ استادہ کرد: کھڑا کیا، قائم کیا۔ مبادا: ایسا نہ ہو، خدا نہ کرے۔ ببرند: لے کر چلے جائیں۔ پنجاہ وسوم: ترپنویں۔ عطار: عطر فروش، دوا فروش۔ در آویخت: چمٹ گیا، الجھ گیا۔ تکذیب: جھٹلانا۔ دیانت دار: امانت دار۔

گا ہے خیانت نکردہ، اگر با ایں مناقشہ خواہی کرد، سزا خواہی یافت۔ دانش مند ناچار شد و احوال بر کاغذے نوشت و بادشاہ را نمود۔ بادشاہ فرمود برو! نزد دکان عطار سہ روز بنشیں و او را ہیچ مگو۔ چہارم روز آں طرف خواہم رفت ترا سلام خواہم کرد، سوائے جواب سلام ہیچ با من مگو۔ چوں ازاں جا بروم نقد خود از عطار بخواہ آں چہ او گوید مرا خبر کن۔ دانش مند موافق حکم بادشاہ بر دکان عطار نشست۔ روز چہارم بادشاہ با حشمت بسیار آں طرف رفت چوں دانش مند را دید، اسپ را استادہ کرد، و بر دانش مند سلام خواند۔ دانش مند جواب سلام گفت۔ بادشاہ فرمود اے برادر! گاہے نزد من نمی آئی و ہیچ احوال خود با من نمی گوئی۔ دانش منداندک سر جنبانید و دیگر ہیچ نگفت۔ عطار ایں ہمہ دید و می ترسید۔ چوں بادشاہ رفت، عطار دانش مند را گفت کہ ہر گاہ نقد مرا سپردی کجا بودم؟ و کدام شخص نزد من حاضر بود؟ باز بگو! شاید فراموش کردہ باشم۔ دانش مند ہمہ احوال باز گفت۔ عطار گفت: راست می گوئی حالا مرا یاد آمد۔ القصہ ہزار روپیہ دانش مند را داد و عذر بسیار نمود۔

حکایتِ پنجاہ و چہارم: طبیبے ناداں خود را از ہمہ افضل می پنداشت۔ بارے در محفلے زبان بکشودہ خود را می ستود و گفت: ہر چہ تلخ است گرم ست۔ حکیمے حاذق در مجمع حاضر بود، گفت: ہر کہ بے تجربہ بر زبان بر آورد خود را در محل زیاں در آورد کہ خاصیت مُر در ایام سرما خلاف پندار تست۔

حکایتِ پنجاہ و پنجم: آوردہ اند کہ ہر گاہ شاہ محمد ہندو پارس را فتح کرد و در تصرف خود در آورد، و ارادۂ ملک مغرب کہ از مدت تصمیم کردہ بود فاسد نمود، زنے پیش او حاضر شد و گفت: در ضلع عراقِ پارس رہزناں پسرم را کشتند و متاعش بغارت بردند۔ مَلِک گفت: از مُلک دور ست چگونہ داد گرفتہ شود؟ زن گفت: شاہ، والیِ ایں ملکِ دور و دراز چگونہ شدند؟ ملک بخندید و بداد مظلومہ رسید۔

حکایتِ پنجاہ و ششم: آوردہ اند کہ در شہر فلاندرس معمارے از بالائے دیوارے بر سر مردے

فردوسِ طالباں

مناقشہ: جھگڑا۔ او را ہیچ مگو: اس سے کچھ مت کہہ۔ بخواہ: تو مانگ (مصدر خواستن)۔ موافق: مطابق۔ حشمت: نوکر چاکر، خدمت گار۔ ہر گاہ: جب۔ عذر: مجبوری، معافی۔ پنجاہ و چہارم: چونویں۔ نادان: نا سمجھ۔ افضل: بہت بڑا، بہت اچھا۔ می پنداشت: سمجھتا تھا۔ بارے: ایک بار۔ زبان بکشودہ: زبان کھول کر۔ خود را می ستود: اپنی تعریف کر رہا تھا۔ تلخ: کڑوا۔ حاذق: ماہر۔ محل زیان: نقصان کی جگہ۔ در آورد: لاتا ہے۔ خاصیت: مزاج، تاثیر۔ مر: ایک کڑوی دوا کا نام۔ ایام: (یوم کی جمع) دن، زمانہ۔ سرما: جاڑا۔ پندار: خیال، گمان۔ پنجاہ و پنجم: پچپنویں۔ در ضلع عراق پارس: عراق عجم کے علاقے میں۔ تصرف: اختیار، قبضہ۔ تصمیم: پختہ کرنا۔ فاسد نمود: توڑ دیا۔ رہزنان: (رہزن کی جمع) ڈاکو۔ کشتند: انھوں نے مار ڈالا۔ متاع: سامان۔ بغارت بردند: لوٹ لے گئے۔ داد: انصاف۔ والی: مالک، حاکم۔ بداد رسیدن: انصاف کو پہنچنا، انصاف دلانا۔ پنجاہ و ششم: چھپنویں۔ معمار: عمارت بنانے والا، راج مستری۔

برافتاد۔ بے چارہ ہماں دم جاں بداد، و معمار بسلامت ماند۔ وارثانش چنگ درد امنش زدند، و دعویٰ خون پیش حاکم بردند۔ فرمود کہ خوں بہا بگیرند کہ پیش اجل نمیرند، راضی نشدند و سعی بے فائدہ کردند۔ حاکم دانست کہ جہل را بجز جہل نتواں شکست، و آہن را بغیر آہن نرم نتواں کرد۔ گفت: یکے از وارثاں بر بام برآید و بر سرایں مرد درآید، تا بمیرد و فتنہ قرار گیرد۔ مدعیاں عاجز گشتند، و لب از دعوی فرو بستند و از سرِ خون او درگذشتند۔

حکایتِ پنجاہ و ہفتم: شاہ حلب را ضرورتے پیش آمد کہ رفتن خودش ناگزیر افتاد، ہمیں کہ از شہر خود بیروں می رفت پیرزنے سدِ راہش گشت و گفت: خدارا ساعتے توقف گمار، و ایں غریق ظلم و ستم را از گرداب جور و بے داد بساحل نجات برآر۔ ملک گفت: چندے صبر کن کہ کم فرصتی مانع اشتغال ست۔ زال گفت: اگر طاقت احمال ضعیفاں نداری خود را بادشاہ چرا می شماری؟ ملک را لطیفہ اش خوش آمد، بغورش دررسید و از جورش نجات بخشید۔

بیت: ملوکاں کہ راہ خدا دیدہ اند   خسک از سرِ راہ برچیدہ اند

حکایتِ پنجاہ و ہشتم: ابلہے مال فراواں یافت و در خیال خام چناں تصور کرد کہ زیادہ از شصت سال نخواہم زیست، پس ہماں بہتر کہ ایں نقد خود صرف کنم کہ بعد از من رائگاں خواہند برد، و من در گور تاسف خواہم خورد۔ الحاصل در چند مایۂ فرصت آں نقد را بر باد داد، و عمرش از شصت درگذشت

فردوس طالباں

ہماں دم: اسی وقت۔ جاں بداد: جان دے دی، مر گیا۔ وارثانش: اس کے وارثین۔ چنگ: چنگل، پنجہ۔ چنگ درد امنش زدند: انھوں نے اس کا دامن پکڑ لیا۔ خوں بہا: دیت، قتل کا مالی معاوضہ۔ پیش اجل نمیرند: لوگ موت سے پہلے نہیں مرتے۔ سعی: کوشش۔ جہل: جہالت، نادانی۔ بجز: سوا، بغیر۔ آہن: لوہا۔ بام: چھت، بالا خانہ۔ برآید: چڑھ جائے۔ درآید: گر جائے۔ قرار گیرد: تھم جائے۔ مدعیان: (مدعی کی جمع) دعوی کرنے والے۔ لب: ہونٹ۔ لب فرو بستند: خاموش ہو گئے۔ پنجاہ و ہفتم: ستاونویں۔ حلب: (بفتحتین) ملک شام کا ایک شہر۔ ناگزیر: ضروری، لازم۔ رفتن خودش ناگزیر افتاد: خود اسی کا جانا ضروری ہو گیا۔ ہمیں کہ: جیسے ہی، جوں ہی۔ سدِ راہش گشت: اس کی راہ کی رکاوٹ بن گئی (یعنی اس کا راستہ روک لیا)۔ خدارا: خدا کے واسطے۔ توقف گمار: ٹھہر جا۔ غریق: ڈوبا ہوا۔ گرداب: بھنور۔ جور: ظلم۔ بے داد: ناانصافی، ظلم۔ ساحل: کنارہ۔ چندے: تھوڑا، کچھ۔ اشتغال: مشغولیت۔ زال: بوڑھی عورت۔ احمال: بوجھ اٹھانا۔ ضعیفاں: (ضعیف کی جمع) کمزور۔ شماری: تو سمجھتا ہے، شمار کرتا ہے (مصدر شمردن)۔ غور: گہرائی، سوچ، حفاظت، فائدہ پہنچانا۔ دررسید: جا پہنچا۔ ملوکاں: (ملوک کی جمع) بادشاہ۔ خسک: (بفتحتین) گوکھرو، کانٹا جس میں تین گوشے ہوتے ہیں۔ برچیدہ اند: انھوں نے چن لیا ہے۔ پنجاہ و ہشتم: اٹھاونویں۔ ابلہ: بے وقوف، نادان۔ فراواں: بہت زیادہ۔ خیال خام: کچا خیال، بے ہودہ خیال۔ تصور کرد: سوچا۔ شصت: ساٹھ۔ صرف: خرچ۔ رائگاں: مفت، بے کار، فضول۔ گور: قبر۔ تاسف خواہم خورد: افسوس کروں گا۔ الحاصل: حاصل کلام، آخرکار۔ در چند مایۂ فرصت: تھوڑی ہی فرصت میں۔ درگذشت: گزر گئی، آگے بڑھ گئی۔

کوچہ بکوچہ گدائی اختیار کرد، ومی گفت: اے نیک مرداں! مال من بسبب خام خیال از کف رفت، برائے خدا چیزے بمن دہید ودست من گیرید۔

حکایتِ پنجاہ ونہم: ملاحے یکے را بہ بندوق کشت۔ والیان مقتول دست در کمرش زدند، وپیش شاہ چین حاضر کردند۔ وکیلے یکے از شاہداں را پرسید تو گواہ مدعی ہستی یا مدعا علیہ؟ گفت: من معنئ ایں نمی دانم، لیکن کسے کہ او را قتل کردی شناسم وگواہ او ہستم۔ وکیل گفت: تو عجب کسی! ہنوز مدعی ومدعا علیہ نمی دانی وگواہیش می دہی۔ باز پرسید کہ جہاز تو کدام سمت ست؟ گفت: در پس بنکل۔ وکیل گفت: پس بنکل کدام طرف را می گویند؟ ملاح گفت: صاحب عجب کس اند کہ ہنوز پس بنکل واقف نیستند وسوال می کنند!

حکایتِ شصتم: دہقانے ہر روز پنج نان می خرید۔ روزے شخصے پرسید کہ ہر روز پنج نان خریدی کنی، آیا می خوری یا می افگنی؟ گفت: یکے می اندازم، وبہ یکے ادائے قرض می سازم۔ ویکے می نہم، ودو وام می دہم۔ سائل ازیں مسائل در عجب ماند وگفت: ایں معما را بارے معنی چہ باشد؟ دہقاں گفت: آں کہ می نہم خود می خورم، وآں کہ می اندازم بہ خوش دامن می دہم، وآں کہ از و ادائے قرض می کنم بہ پدرم می خورانم کہ در طفلی مارا ہم قرض دادہ بود، وآں کہ قرض می دہم بدو پسر عطائے کنم کہ در پیری بکار خواہد آمد۔

حکایتِ شصت ویکم: تاجرے از اسپانیا بنواحی امریکا رسید، شخصے از متعلقان ملک جمیع املاکش را بغارت برد۔ تاجر ہر چند آہ ونالہ کشید سودے نہ بخشید، مرد جہاں گرد ناچار شد، ہم دراں بیشۂ پر خار

فردوس طالباں

کوچہ: گلی۔ گدائی اختیار کرد: بھیک مانگنے لگا۔ از کف رفت: ہاتھ سے چلا گیا، نکل گیا۔ دست من گیرید: میرا ہاتھ پکڑو، میری مدد کرو۔ پنجاہ ونہم: انسٹھویں۔ ملاح: ناؤ چلانے والا، کشتی بان۔ والیان مقتول: مقتول کے رشتے دار۔ دست در کمرش زدند: ہاتھ اس کی کمر میں مارا، اس کو پکڑ لیا۔ وکیل: عدالت میں کسی فریق کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرنے والا پیشہ ور۔ شاہداں: (شاہد کی جمع) گواہان۔ مدعی علیہ: جس پر دعوی کیا جائے۔ تو عجب کسی: تو عجیب آدمی ہے۔ سمت: طرف، جانب۔ بنکل: جہاز کی وہ جگہ جہاں قطب نما رکھتے ہیں۔ واقف نیستند: واقف نہیں ہیں۔ می افگنی: تو پھینکتا ہے۔ می اندازم: میں پھینکتا ہوں (مصدر انداختن)۔ وام: قرض۔ سائل: سوال کرنے والا۔ مسائل: مسئلہ کی جمع، باتیں۔ در عجب ماند: حیرت میں پڑ گیا۔ معما: پہیلی، پیچیدہ بات۔ بارے: آخر، آخرکار۔ خوش دامن: ساس۔ می خورانم: کھلاتا ہوں۔ طفلی: بچپن۔ پیری: بڑھاپا۔ بکار خواہد آمد: کام آئے گا۔ شصت ویکم: اکسٹھویں۔ اسپانیہ: ملک اسپین، (قدیم اندلس)۔ نواحی: (ناحیہ کی جمع) اطراف، قرب وجوار۔ متعلقان: (متعلق کی جمع) تعلق رکھنے والے۔ مَلِک: بادشاہ۔ املاک: (مِلک کی جمع) جائداد، ملکیت، مال واسباب۔ آہ ونالہ کشید: گریہ وزاری کی، رویا پیٹا۔ سودے نہ بخشید: کوئی فائدہ نہ دیا۔ جہاں گرد: دنیا بھر میں گھومنے پھرنے والا، سیاح۔ ہم دراں بیشۂ پر خار: اسی کانٹوں بھرے جنگل میں۔

اقامت کرد؛ تا باشد کہ کسے بفریادش رسد و دادش دہد۔ پس از مدتے سلطان آں بیاباں بر سروقتش گذر کرد۔ مظلوم گستاخانہ و دلیرانہ عنان اسپش بگرفت و فریاد برآورد کہ داد ایں نامراد بدہ، عمریست کہ در انتظار قدومت بسر می برم و خبرت می جویم۔ شاہ بر دلیری آں حال تباہ متغیر گردید و پرسید کہ مرا چگونہ شناختی و قرعہ بنام من چہ ساں انداختی کہ والی ملکم وسلطان اقلیم ؟ داد خواہ گفت: شمع لگن انجمن را کثرت ہجوم پروانہ تیرہ نمی گرداند، و چہرۂ درخشان ماہ شب افروز از ازدحام نجوم و سیارہ خیرہ نمی ماند۔

حکایتِ شصت و دوم: مردے راتمنائے سرور در سرافتاد، بدکان مے فروش رفت، وقدحے بادہ خواست۔ مے فروش ترش روی و تندخوی بود، ساغر پر از بادہ نمودہ نصفے بر خاک ریخت، و مابقی آں مرد دادہ سخنے درشت گفت۔ آں مرد، نیک نہادی و بردباری را پیش برد، وگستاخی او را تحمل کرد، و خشم فروخوردہ مشفقانہ پرسید اے عزیز! چرا چنیں کردی و بادہ فرو ریختی؟ گفت: ناداں نمی دانی کہ ایں فال نیک اختری ست و مایۂ بخت وری؟ حالا از جاے متنفع خواہی شد و پیرایۂ مکنت خواہی یافت۔ مرد نجیب ازیں واردات عجیب خیلے متعجب گردید، باز ہم حلم ورزید، و رنجہ اش نرسانید، و درمے بدست او داد کہ اندکے پنیر بیار۔ بادہ فروش اندرون حجرہ رفت۔ جوان حلیم خُم بادہ اش سرنگوں ساخت و بادہ را بر زمیں انداخت۔ مے فروش چوں باز گردید حال بریں منوال دید، سخت برہم شد و دست در گریبانش کرد و تاوان نقصان خواست۔ آں مرد گفت: تو گفتہ بودی کہ ریختن مے فالِ نیک ست حالا چرا برہم شدی؟

فردوس طالباں

اقامت کرد: ٹھہر گیا۔ تا باشد: تا کہ، ہوسکتا ہے۔ بیاباں: جنگل۔ بر سروقتش گذر کرد: اس کے پاس سے گزرا۔ عنان: لگام۔ نامراد: ناکام۔ عمر: زندگی، عرصہ، زمانہ۔ قدومت: آپ کی تشریف آوری۔ خبر: پتا۔ متغیر گردید: بدل گیا۔ چہ ساں: کیسے، کس طرح۔ والی ملکم: میں ملک کا حاکم ہوں (ملکم کی اصل ملک ام ہے)۔ اقلیم: ولایت، ملک۔ دادخواں: انصاف چاہنے والا، فریادی۔ لگن: شمع دان۔ ہجوم: بھیڑ۔ تیرہ: تاریک۔ درخشاں: چمکتا ہوا۔ ماہ شب افروز: رات کو روشن کرنے والا چاند۔ ازدحام: بھیڑ۔ نجوم: (نجم کی جمع) ستارے۔ سیارہ: گردش کرنے والا ستارہ۔ خیرہ: تاریک، بے چمک، بے نور۔ شصت و دوم: باسٹھویں۔ سرور: خوشی، مستی، نشہ۔ مے فروش: شراب بیچنے والا۔ قدح: پیالہ۔ بادہ: شراب۔ ترش رو: بدد ماغ۔ تندخو: بدمزاج، چڑچڑا۔ ساغر: شراب کا پیالہ، جام۔ مابقی: بچا ہوا۔ درشت: سخت۔ نیک نہادی: اچھی طبیعت۔ بردباری: صبر، برداشت۔ تحمل کرد: برداشت کیا۔ فروخوردہ: پی کر۔ مشفقانہ: ہم دردی کے ساتھ۔ فروریختی: گرادی۔ نیک اختری: خوش قسمتی۔ مایہ: پونجی، سرمایہ۔ بخت وری: نیک بختی۔ متنفع: فائدہ اٹھانے والا۔ پیرایہ: زیور، سجاوٹ۔ مکنت: قدرت، تونگری۔ نجیب: شریف۔ واردات: (واردہ کی جمع) واقعات، حادثات۔ حلم: بردباری۔ ورزید: اختیار کی۔ رنجہ: دکھ، تکلیف۔ اندرون: اندر۔ حجرہ: کمرہ۔ حلیم: بردبار۔ خُم: مٹکا۔ سرنگوں: اوندھا۔ باز گردید: واپس آیا۔ منوال: طریقہ۔ تاوان: ڈنڈ، جرمانہ۔

نصائح

نصیحت اوّل: علم از ہمہ دولت افضل ست۔ علم موجب عزت و دولت ست۔ علم شے بہ از جہل شے۔ حسب ونسب بے علم ناقص ست۔ عالم ہر جا کہ رود عزت وحرمتش کنند۔ سرمایۂ بزرگی عقل وادب ست نہ اصل ونسب۔ آدمی را نسب بہ ہنر درست باید کرد، نہ بہ پدر۔ علم بے عمل چوں مور بے عسل ہیچ لذتے ندارد۔ ہر چہ ندانی از پرسیدنش ننگ مدار۔

نصیحت دوم: بہترین سرمایۂ اولاد آدم ادب ست۔ بہترین عطایا نصیحت ست۔ بہ نمائش عیب پند نمودن از آثار محبت ست۔ بر دوستاں نصیحت فرمودن باشد و بر نیک بختاں پند شنودن۔ ہر کہ پند بزرگاں نمی شنود در ہلاک خود سعی می نماید۔

حکایتِ سوم: نرمی وملایمت موجب اتحاد ومودت ست۔ تواضع از ہمہ کس زیبا می نماید، واز اہل دولت زیبا تر۔ شکر گزاری سبب زیادتی نعمت ست۔ ہر کہ صبر اختیار کرد زود بمقصد رسید۔ ہر کہ کار خود بخدا سپارد، حسب دل خواہ ساختہ گردد۔ مدارا با دشمن خوش ست۔ صاحب درد بہ مداوا می رسد۔

نصیحت چہارم: تاثیر صحبت لازم است۔ مصاحبت کتاب از ہمہ بہتر ست۔ از صحبت ناداں بادیہ خوش تر۔ در صحبت نیکاں بنشیں۔ از صحبت بداں پرہیز نما۔ از صحبت جاہلاں پرہیز، کہ صحبت جاہلاں وبال جان ست۔ صحبت نیکاں را منفعت بے غایت ست، صحبت بداں مضرت بے نہایت۔ صحبت بداں زود اثر کند وضرر آں در اندک زماں بظہور رسد۔ ہر کہ با بداں نشیند نیکی نہ بیند۔

نصیحت پنجم: راست بازی شعار کن۔ راست باز را دوست بسیار ست۔ راستی موجبِ رضائے خداست۔ راست باز را گاہے ضرر نمی رسد۔ ہر قصورے کہ کنی قبول نما ومنکر مشو۔ مردمِ دیانت دار، نزد ہمہ کس عزیز اند۔ خائن بہ ہمہ حال مردود ست، وخلق خدا از و نا خوش نود۔

فردوس طالباں

نصائح: (نصیحت کی جمع) بھلائی کی باتیں۔ موجب: سبب۔ علم: جاننا۔ بہ: بہتر۔ جہل: نہ جاننا۔ حسب ونسب: ماں باپ کا خاندانی سلسلہ۔ حرمت: احترام، عظمت۔ عسل: شہد۔ ننگ: شرم۔ عطایا: (عطیہ کی جمع) بخشش، انعام۔ نمائش: ظاہر کرنا۔ پند نمودن: نصیحت کرنا۔ آثار: (اثر کی جمع) علامت، نشانی۔ بر دوستاں نصیحت فرمون باشد: دوستوں پر فرض نصیحت کرنا ہوتا ہے۔ شنودن: سننا۔ ہلاک: ہلاکت۔ سعی: کوشش۔ ملائمت: مہربانی۔ مودت: دوستی، محبت۔ تواضع: عاجزی۔ زیبا: زیب دینے والا، اچھا، مناسب۔ سپارد: سپرد کرتا ہے۔ حسب دل خواہ: دل کی خواہش کے مطابق۔ مدارا: خاطر، تواضع، صلح، دوستی۔ مداوا: علاج۔ مصاحبت: ساتھ، سنگت۔ بادیہ: جنگل۔ خوش تر: بہت اچھا۔ وبال: عذاب، مصیبت۔ منفعت: فائدہ۔ بے غایت: بے انتہا۔ مضرت: نقصان۔ بداں: (بد کی جمع) برے لوگ۔ ضرر: نقصان۔ بظہور رسد: ظاہر ہو جاتا ہے۔ راست بازی: سچائی۔ شعار: نشانی۔ قبول نما: اقرار کر، مان لے (امر از مصدر نمودن)۔ منکر: انکار کرنے والا۔ خائن: خیانت کرنے والا۔

نصیحت ششم: دروغ گو ہمیشہ ذلیل وخوار ست۔ ہر کہ بدروغ گوئی مشہور شود، اگر راست ہم گوید اعتبار نکنند۔ در خوش حالی ہر کس دوست می شود، ودر افلاس امتحان دوستی ست۔ وقت چیزیست بس عزیز الوجود، چوں می رود باز نمی آید۔ در کارہا تعجیل وشتاب نباید کرد۔ ہر کار کہ کنی بمشورۂ عاقلاں کن۔ اگر بے تحقیق عیب، کسے را اعتبار کنی حق پوشیدہ ماند۔ بے تامل کار نباید کرد، وبرائے خورد ونوش تعین وقت ضرورست۔

نصیحت ہفتم: در احیان کلام سخن کردن عیب ست۔ ہر کارے کہ کنی بحضور دل باید کرد۔ سخنِ بے فائدہ نمودن عیب ست۔ از سخن بیہودہ خاموشی خوش تر۔ فکر بد، عقل را تباہ می سازد، وسخن بد، زباں را خراب می نماید۔ سوگند خوردن معیوب ست۔ اطاعت مادر وپدر واجب۔ برقول بزرگاں عمل ضرورست۔ عیب جوئی ہم عیب ست۔ منفعتِ خویش ومضرتِ دیگراں خواستن حماقت ست۔ درپے ایذاو تکلیف کسے نباید شد۔ آزار رسانیدن نتیجۂ نکو نہ دارد۔

نصیحت ہشتم: دل کسے را رنجہ مساز۔ گناہ خود را از مردم می تواں پوشید، لیکن از خدا پنہاں کردن نمی توانی۔ آدمی گناہ خود را یاد نمی دارد، ولیکن پیش خدا ہمہ موجودست۔ کار امروز را بر فردا نباید گذاشت۔ مرگ را ہر دم حاضر داں۔ مرگ با نیک نامی بہترست از حیات بدنامی۔ کرم بہر حال پسندیدہ است۔ عدل باعث ترقی دولت ست۔ ظلم بنیاد سلطنت را می کند۔ محافظت جاں از ہمہ مقدم۔

نصیحت نہم: ہر سرے کہ داری مخفی بہترست؛ زیراکہ محرم اسرار در عالم کم تر۔ افشائے سر خود بازناں نادانی ست۔ ثمرۂ نیکی نیکی ست، وثمرۂ بدی بدی۔ ہر کہ بد کند طمع نیکی نباید داشت۔ دشمن دانا از دوست ناداں بہترست۔ از دشمن حذر باید نمود، ودشمن را حقیر نہ باید شمرد۔

نصیحت دہم: آدمی را باید کہ ہمتِ بلند دارد وعزمِ درست۔ علامت غلبہ ونصرت ہمت بلند ست۔ از تحمل مشقت مترس۔ سخاوت بہ از عبادت۔ بخشیدن گناہ بہترین خصلتہا ست۔ چوں عہد

دروغ گوئی: جھوٹ بولنا۔ اِفلاس: مفلسی، غریبی۔ بس: بہت۔ عزیز الوجود: کم یاب، نایاب۔ تعجیل وشتاب: جلدی۔ عاقلاں: (عاقل کی جمع) عقل مند۔ تامل: غور وفکر۔ خورد ونوش: کھانا پینا۔ تعین: مقرر ہونا۔ احیان: (حین کی جمع) اوقات۔ بحضور دل: دل لگا کر۔ فکر بد: برا خیال۔ معیوب: برا۔ اطاعت: فرماں برداری۔ عیب جوئی: عیب ڈھونڈنا۔ درپے شدن: پیچھے پڑنا، گھات میں ہونا۔ ایذا: دکھ دینا۔ آزار: دکھ، تکلیف۔ نتیجۂ نکو: اچھا نتیجہ۔ پنہاں: چھپا ہوا۔ باعث: سبب۔ می کند: اکھاڑ دیتا ہے۔ محافظت: حفاظت کرنا۔ مقدم: پہلا۔ سرّ: راز، بھید۔ محرم اسرار: رازوں کو جاننے والا، راز دار۔ افشا: ظاہر کرنا، کھولنا۔ زناں: (زن کی جمع) عورتیں۔ ثمرہ: نتیجہ، فائدہ۔ حذر: بچاو، احتیاط۔ عزم: ارادہ۔ نصرت: مدد۔ تحمل: برداشت کرنا۔ خصلت: عادت۔ عہد: وعدہ۔

کنی در وفاے آں جہد نما؛ تا دوست و دشمن را بر تو اعتماد باشد۔ عفو علامت علو ہمتی، و ہمہ را برابر دانستن نشان ریاست ست، و زشتی و ترش روئی سبب مخالفت ست۔ الود ستائی نمودن براے افزونی عزت خود موجب ذلت می گردد۔

نصیحت یازدہم: تکبر آدمی را خوار و بے مقدار می سازد۔ ہر چہ بر خود مپسندی بر دیگرے مپسند۔ ہر کہ در اصل بدست امید نیکی از و مدار۔ احمق را ستائش خوش آید۔ طفلاں را ستائش بیجا نمودن بدراہ کردن ست۔ نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرت زیبا در اوست۔ ہر کرا خوشامد خوش آمد خود را فراموش کرد۔ طمع بدست، و از زیادہ طلبی اصل سرمایہ ہم از دست می رود۔

نصیحت دوازدہم: ذوالنون مصری را پرسیدند کہ عبادت چیست؟ گفت: در ہمہ حال بندۂ او باشی چناں کہ او در ہمہ حال مولاے تست۔ الحق نوعے کہ در خواجگی او تقصیرے نیست، باید کہ در بندگی و اطاعت وے از ما مردم نیز قصورے نباشد۔

نصیحت سیزدہم: ہر گاہ دو کار کہ نقیض یک دیگر اند، بنا گاہ ترا رو دہند، و نمی دانی کہ کدام یک ازیں دو بکنی کہ حق و صواب ست، و کدام را ترک نمائی کہ غلط و باطل ست، پس نظر کن کہ دریں کدام یک ازیں دو کار بخواہش و ہواے تو نزدیک تر ست آں را مخالفت بکن و باطل میار؛ زیرا کہ حق و صواب در خلاف ہوا و ہوس آدمی ست۔

نصیحت چہاردہم: ہر کہ تلخ گوی و ترش روی و زشت خوی بود، ہمہ کس او را دشمن گیرند، و ہر کہ دروغ نگوید، و وعدہ خلاف نکند، و مردم را نیازارد ہمہ کس او را دوست دارند۔

نصیحت پانزدہم: چہار چیز دلیل بزرگی ست: علم را عزیز داشتن، و بدرا بہ نکوئی دفع کردن، و خشم

فردوس طالباں

وفا: نبھانا، پورا کرنا۔ جہد: کوشش۔ عفو: معاف کرنا۔ علو ہمتی: بلند ارادہ۔ ریاست: سرداری۔ زشتی: برائی، بھونڈا پن۔ خودستائی نمودن: اپنی تعریف کرنا۔ افزونی: زیادتی۔ تکبر: غرور، گھمنڈ۔ خوار: ذلیل، رسوا۔ بے مقدار: بے قدر، بے عزت۔ اصل: فطرت، طبیعت۔ در اصل: فطرۃً۔ ستائش: تعریف۔ بدراہ کردن: گمراہ کرنا۔ ہر کرا: اصل "ہر کہ را" ہے۔ خوشامد: چاپلوسی، جھوٹی تعریف۔ خوش آمد: پسند آئی، اچھی لگی۔ از دست می رود: ہاتھ سے نکل جاتا ہے، چلا جاتا ہے۔ ذوالنون: ایک ولی کامل کا لقب، "ذو" بمعنی صاحب اور "نون" بمعنی مچھلی ہے یعنی مچھلی والے۔ اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ آپ ایک روز کشتی پر سوار تھے کسی کا موتی کھو گیا اس نے آپ پر چوری کا الزام لگایا، آپ کی دعا سے مچھلیاں اپنے اپنے منہ میں ایک ایک موتی لے کر نمودار ہوئیں آپ نے ایک مچھلی کے منہ سے اس شخص کا موتی لے کر اسے دے دیا۔ الحق: فی الواقع، بے شک، سچ۔ نوع: طریقہ، قسم۔ خواجگی: آقائی۔ نقیض: ضد، مخالف۔ بنا گاہ ترا رو دہند: اچانک تیرے سامنے آ جائیں۔ صواب: ٹھیک، درست۔ ہوا: آرزو، لالچ۔ تلخ گو: کڑوی بات کہنے والا۔ زشت خو: بری عادت والا۔ نکوئی: بھلائی، نیکی۔ دفع کردن: دور کرنا، ہٹانا۔

را فرو خوردن، و جواب باصواب دادن۔

نصیحت شانزدہم: از دانا تریں مردم کسے ست کہ از ناموافقت روزگار دل تنگ نباشد، و بلند ہمت کسے کہ نعمت آخرت را بر نعمت دنیا اختیار کند، و بے خرد کسے کہ تواضع کند آں کس را کہ تواضع اورا مکروہ دارد، و بہ کسے نزدیکی مجو کہ از تو بیزار باشد۔

نصیحت ہفت دہم: یکے از بزرگاں می فرمایند کہ عالم آں کس را تواں گفت کہ علم او را از ناکردنیہا باز دارد۔

نصیحت ہیجدہم: سقراط گوید بدنے کہ از اخلاط فاسد پاک نیست ہر چہ او را غذا می دہی، موجب تزایدِ مادۂ مرض گردد، و ایں رمزیست از اں کہ اگر نفس ناطقہ از اخلاق ذمیمہ پاک نباشد تعلیم علوم او را موجب ازدیاد فساد می شود۔

نصیحت نوزدہم: حکمائے ہند گفتہ اند کہ دوستی چہار درجہ دارد:

درجۂ اول: آں کہ بخانۂ دوست برود، و دوست را بخانۂ خود بیارد۔ ہر گاہ آں مرتبہ دست دہد چہارم دوستی حاصل شود۔

درجۂ دوم: آن ست کہ بخانۂ دوست چیزے بخورد، و دوست را بخانۂ خود چیزے بخوراند۔ چوں بدیں حد برسد، نیم دوستی حاصل شدہ باشد۔

درجۂ سوم: آن ست کہ دوست را چیزے بدہد، و اگر دوست چیزے بدہد بگیرد۔ چوں بدیں پایہ برسد سہ ربع دوستی بحصول انجامد۔

درجۂ چہارم: آن ست کہ از راز دل خود دوست را آگاہ نماید، و دوست را نیز باید کہ بر اسرار دلی او را مطلع گرداند۔ و چوں بایں مرتبہ برسد تمام دوستی حاصل شدہ باشد، و مرتبۂ دوستی از اں بالاتر نیست۔

فردوسِ طالباں

فرو خوردن: پی جانا۔ ضبط کرنا، برداشت کرنا۔ روزگار: زمانہ۔ دل تنگ: رنجیدہ، آزردہ، دکھی۔ بے خرد: بے عقل، بے وقوف۔ مکروہ: ناپسندیدہ۔ مجو: مت ڈھونڈ (مصدر جستن)۔ ناکردنی: جو بات کرنے کے لائق نہ ہو۔ سقراط: (بالفتح) یونان کا ایک مشہور حکیم۔ اخلاط: (خِلط کی جمع) صفرا، سودا، خون، بلغم میں سے ہر ایک کو خلط کہتے ہیں۔ تزاید: بڑھنا۔ مادہ: ہر چیز کی اصل، جس سے کوئی چیز بنائی جائے۔ رمز: اشارہ، راز۔ نفس ناطقہ: روح، جان۔ اخلاق ذمیمہ: بری عادتیں۔ تعلیم: سکھانا، پڑھانا۔ ازدیاد: بڑھنا، زیادہ ہونا۔ دست دادن: کسی چیز کا میسر آجانا، حاصل ہونا۔ چہارم: چوتھائی۔ پایہ: درجہ، رتبہ۔ سہ ربع: تین چوتھائی۔ اسرار دلی: دل کے راز۔ مطلع: باخبر، آگاہ۔

سوال و جواب

سوال :۔ از خداوند تعالیٰ چہ باید خواست؟

جواب :۔ خیریت و عافیت دارین۔

سوال :۔ زندگانی چگونہ بسر باید کرد؟

جواب :۔ بخوشنودی و کم آزاری۔

سوال :۔ عمر بکدام شغل صرف باید کرد؟

جواب :۔ در تحصیل علم۔

سوال :۔ علم چہ نتیجہ دہد؟

جواب :۔ خوانندۂ علم اگر کِہ باشد مِہ گردد، و اگر فقیر باشد توانگر گردد۔

سوال :۔ عزت بہ چہ افزوں شود؟

جواب :۔ بکم گفتن۔

سوال :۔ نیک بخت بہ چہ دلیل شناختہ شود؟

جواب :۔ بہ سہ دلیل: یکے: طلب علم، دوم: سخاوت، سوم: شگفتہ روئی۔

سوال :۔ نیک ترین کارہا چیست؟

جواب :۔ در مجلس علما و حکما نشستن، و از صحبت ایشاں متمتع شدن۔

سوال :۔ مرد را از جان چہ عزیز ست؟

جواب :۔ دین دار را دین، و بے دین را درم۔

سوال :۔ یار چگونہ شناختہ شود؟

جواب :۔ در وقت حاجت مندی یار و اغیار را معلوم تواں کرد۔

سوال :۔ آں کدام کس ست کہ اگر صد عیب داشتہ باشد بر و عیب نگیرند؟

جواب :۔ مرد سخی۔

فردوس طالباں

باید خواست: مانگنا چاہیے۔ عافیت: سلامتی، بھلائی۔ دارین: دونوں جہاں، دنیا و آخرت۔ شغل: کام۔ کِہ: چھوٹا، بے حیثیت۔ مِہ: بڑا، سردار۔ بہ چہ: کس چیز سے۔ افزوں: زیادہ۔ سخاوت: بخشش، فیاضی، خیرات۔ شگفتہ روئی: ہنس مکھ رہنا، خوش مزاجی۔ متمتع: نفع اٹھانے والا۔ یار: دوست۔ حاجت مندی: ضرورت مند ہونا۔ اَغیار: (غیر کی جمع) بیگانے۔ عیب نگیرند: عیب جوئی نہیں کرتے ہیں۔

سوال:- آں چہ چیزہاست کہ بہتراز زندگانی، وبدتراز مرگ باشد؟
جواب:- بہتراز زندگانی، نیک نامی ست، وبدتراز مرگ، بدنامی۔
سوال:- صحت جسم در چہ چیزست؟
جواب:- بہ اشتہاے صادق طعام خوردن، وہنوز اندکے اشتہا باقیست کہ دست از طعام باز کشیدن۔
سوال:- انسان از کدام عمل محبوب دلہا شود؟
جواب:- از راست معاملگی وشگفتہ روئی۔
سوال:- کم آزاری چگونہ حاصل شود؟
جواب:- خود را از جمیع ذی حیات کم تر وبدتر داند۔
سوال:- ایں صفت چگونہ حاصل آید؟
جواب:- از برکت صحبت علما وحکما۔
سوال:- فرزند ناخلف چگونہ باشد؟
جواب:- چناں کہ انگشت ششم، اگر ببرند درد کند، واگر بگذارند عیب بود۔
سوال:- صاحب دولت را کدام عمل بہتر ست؟
جواب:- بہ محتاجاں نان دادن، وبتواضع مہماناں پرداختن۔
سوال:- نشانِ دوست صادق چیست؟
جواب:- آں کہ در نیکی یارِیِ تو کند، واز بدی ترا مانع آید۔

فردوس طالباں

نیک نامی: بھلائی کے ساتھ مشہور ہونا۔ اشتہا: خواہش، بھوک۔ صادق: سچی۔ راست: درست، سچ۔ ذی حیات: جان دار۔ صفت: خوبی۔ فرزند ناخلف: نالائق بیٹا۔ بُرند: کاٹتے ہیں (مصدر بریدن)۔ صاحب دولت: مال دار۔ تواضع: خاطر مدارات، مہمان نوازی۔ پرداختن: مشغول ہونا۔ یاری: مدد۔ مانع: روکنے والا۔

محمد قاسم مصباحی ادروی
جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
۱۹/ذی قعدہ ۱۴۳۳ھ مطابق ۶/اکتوبر ۲۰۱۲ء
شب یک شنبہ